SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, April 10, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at thirty two minutes after ten in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاِذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئِذٍ ولا یتسآء لونO فمن ثقلت موازینه فاولٓئِک هم المفلحونO ومن خفت موازینه فاولٓئِک الذین خسروا انفسهم فی جهنم خٰلدونO

ترجمہ، پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

آیات101 - 103

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ question hour جی سوال نمبر 53 انور بھنڈر صاحب۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, April 10, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at thirty two minutes after ten in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

فاِذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذٍ ولا یتسآء لونO فمن ثقلت موازینہ فاولٓئِک ہم المفلحونO ومن خفت موازینہ فاولٓئِک الذین خسروا انفسہم فی جہنم خٰلدونO

ترجمہ، پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

آیات103 - 101

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ question hour جی سوال نمبر 53 انور بھنڈر صاحب ۔

53. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to introduce a youth training programme and to create one lac job for the youth of the country, if so, the time by which it will be introduced; and

(b) whether a copy of the said scheme will be placed on the table of the House?

Ch. Shujat Hussain: (a) Yes. A project proposal will be prepared in consultation with the employers, labour departments in the provinces, Planning and Development and Finance Departments.

(b) The final scheme after its processing through normal channels can be placed on the table of the House, if so desired.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں نے اس میں پوچھا تھا کہ حکومت کے پاس ایک سکیم ہے جس میں ایک لاکھ آسامیاں پیدا کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے، لیکن جواب سے شاید یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی final scheme نہیں ہے۔ کیونکہ پارٹ b میں کہا گیا ہے کہ The final scheme after its processing through normal channel can be placed on the table of the House, if it so desires. تو میں نے desire کیا تھا، سکیم انہوں نے بتانی تھی، سکیم ہے کہ نہیں، اگر ہے تو اس کو place فرما دیں۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! ایک ایسی سکیم تھی، لیکن ابھی تک اس پرکوئی پیش رفت نہیں ہوئی تو اس لئے یہ لکھ دیا گیا کہ جب پیش رفت ہو گی تو اس سکیم کو نافذ کر دیا جائے گا۔ عنقریب جب یہ نافذ ہو جاتی ہے تو اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی: جناب والا! کوئی time horizon بتا سکتے ہیں وزیر صاحب کہ اندازاً کب تک یہ consultation کا کام شروع ہو گا اور اندازاً کب تک وہ رپورٹ تیار ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! یہ درست ہے کہ ملک کے اندر جتنی بھی بیروز گاری اور اس طرح کی دوسری چیزیں پیدا ہوئی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے یہ سکیم جلد از جلد بنائی جائے گی' یہ دراصل پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ مل کر بنائی ہے' تاکہ لوگ technical education حاصل کر سکیں' ویلڈر ہوں' ٹول اور ڈائی میکرز ہوں' الیکٹریشن ہوں' کارپنٹر ہوں' پینٹر ہوں' اس طرح کے جو ٹریڈ ہیں' یہ سب ملائے جائیں گے تاکہ اس قسم کی ٹیکنیکل مراعات کے اوپر یہ لوگ کام کر سکیں۔

جناب جمیل الدین عالی : جناب والا! میں نے عرض کیا تھا کہ یہ کب تک ہو گا' اس کا کوئی درجہ بدرجہ time horizon ان کے سامنے ہے' وہ کر سکتے ہیں کہ نہیں' مثلاً consultation کا کام کب شروع ہو گا' questionnaire بھیجا جائے گا تمام پرائیویٹ اداروں کو' تمام سرکاری اداروں کو' بہت سی چیزیں ہیں جو وزیر صاحب نے بتائی ہیں تو یہ شروع کب تک ہو گا۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! صوبوں کو لکھ دیا گیا ہے کہ اپنی سکیمیں بنا کر بھیجیں کہ کس طریقے سے اس کو implement کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب والا! میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ Ministry of Labour کے تحت پچھلی گورنمنٹ کے دوران ایک ٹیکنیکل ٹریننگ پروگرام شروع کیا گیا تھا' جس میں تقریباً 25 ہزار کے قریب لوگوں کو admissions دیئے گئے تھے اور ان کو یہ ٹریننگ دی گئی تھی' تو کیا یہ پروگرام اسی پروگرام کے ساتھ منسلک ہے یا یہ کوئی different پروگرام شروع کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! وہ تو دراصل اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے کیا گیا تھا، وہ پروگرام کاغذوں میں تھا کہ آپ کو ٹیکنیکل ایجوکیشن دی جائے گی، لیکن non-technical لوگوں کو ان جگہوں پر بھرتی کر لیا گیا، اس سکیم کا اس سکیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب والا! میں تردید کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پروگرام کاغذوں میں تھا ۔ وہاں باقاعدہ ٹریننگ دی گئی تھی ۔ یہ بالکل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں ۔وہ سکیم باقاعدہ شروع ہوئی تھی ، اگر اب یہ اس کو جاری نہیں رکھنا چاہتے تو یہ ان کی مرضی ہے، کہہ دیں کہ ہم جاری نہیں رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: جی جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر : جناب والا! وزیر موصوف کی خصوصی توجہ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ NDFC کی جانب سے نواب شاہ کے اندر ایک کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر شروع کیا گیا تھا جس سے 350 افراد فارغ التحصیل ہو چکے ہیں، اس کمپیوٹر سنٹر کو بند کیا گیا ہے اور اس سال مزید داخلے نہیں دیئے جا رہے ہیں ۔ میرے پاس سندھی اخبارات کے تراشے موجود ہیں ۔ اس سال طلباء کو وہاں داخلے نہیں دیئے جا رہے ہیں اور اس سنٹر کو بند کیا جا رہا ہے۔ ہر چند کہ گزشتہ دو سال میں ساڑھے تین سو افراد وہاں سے فارغ التحصیل ہوئے ہیں، جی یہ NDFC نے وزارت خزانہ کے ذریعے شروع کیا تھا۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! NDFC نے وزارت خزانہ کے ذریعے ہی شروع کیا ہو گا لیکن اس کا Labour Ministry کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور اس میں اگر وہ مزید معلومات چاہتے ہیں تو وہ fresh question کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب عبدالرحمٰن صاحب۔

حاجی عبدالرحمٰن : جناب والا! صوبوں کے لئے تو یہ پروگرام ہے کیا فاٹا کے لئے

بھی اس پروگرام میں کوئی چیز رکھی گئی ہے ۔

جناب چیئرمین: پر یہاں تو نہیں لکھا ہوا کہ یہ صوبوں کا پروگرام ہے' یہ تو پاکستان کا پروگرام ہے۔

حاجی عبدالرحمٰن : پاکستان کا تو ہے کیا اس میں فاٹا کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: بالکل جی اس کو شامل کریں جی۔

چوہدری شجاعت حسین : جی اس کو ضرور شامل کریں گے۔

جناب چیئرمین : جی اگلا سوال نمبر 54 چوہدری انور بھنڈر صاحب۔

54. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Communications be pleased to state :-

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to privatize Pakistan Telecommunication Corporation, if so, the progress made so far in this regard; and

(b) the target to be achieved by PTC till 30th June, 1997 ?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) In 1991 GOP first announced its intention to privatize PTC to sell 26% stake of the share capital with management rights of PTC. Later on GOP decided and sold 11.8% in 1994 for the value of US $ 900 Million (UK placement) and Rs. 3 billion (domestic issue) on stock market in the shape of Vouchers and after that to sell 26% stake to the strategic investor in due course of time. GOP also decided to split the PTC into four/five entities under the name PTA, FAB, NTC, PTET and PTCL which have been established since 1995. Privatization Commission released publication in international and national press in February/March, 1996 to sell the 26% stake of PTCL. Response is being envaluated.

(b) Continuous efforts are being made to improve the financial

condition of the company. But there is no specific target for achieving the extent of Privatization till June, 1997.

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! میں نے اس سوال میں PTC کی privatisation کے متعلق اس کی progress پوچھی تھی تو فاضل وزیر صاحب نے ایک جواب دیا ہے کہ PTC کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے PTA, FAB, NTC, PTET and PTCL مجھے تو جناب یہ پتا نہیں ہے اور شاید میرے خیال میں ہاؤس میں بھی تھوڑے لوگوں کو یہ معلوم ہو۔ ذرا وضاحت فرمائیں گے کہ ان اداروں کے مختلف نام کیا ہیں اور ان کے کام کیا ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! جب 1991 میں فیصلہ ہوا PTC کو privatize کرنے کا تو اس کے لئے چند ایک اقدامات ضروری تھے۔ ایک تو یہ کہ پہلے defence system کو الگ کیا جائے PTC کے net-work سے کیونکہ وہ سیکورٹی کے لئے ضروری تھا۔ اس کے بعد PTC کی privatization ہو جانے کے بعد، اپنی قومی ضرورت کے لئے کسی ایک ادارے کی ضرورت تھی۔ لہذا PTC کے متبادل ایک NTC جو ذکر کر رہے ہیں National Telecom. Corporation بنائی گئی۔ ایک پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی PTA جوکہ regulatory body ہے اور اس طرح جو Frequency Allocation Board تھا جو پہلے Ministry of Communication کے ماتحت تھا اس کو بھی علیحدہ بورڈ کر کے اور PTCL بعد میں PTC ہوئی، کمپنی بن گئی تو PTCL ہو گئی limited company ہوگئی اور یہ privatization اس وقت consultants اس کے لئے مقرر کئے گئے۔ اس وقت یہ ارادہ تھا کہ 26% shares plus management پہلے phase میں privatize کئے جائیں اور اس کے بعد بتدریج اسکو privatize کیا جائے لیکن بعد میں 94 میں 11.8% share جو ہیں وہ ڈالرز کی شکل میں 900 million dollar, کے shares بیچ دیئے گئے اور تین ارب روپے کے domestic issues stock exchange کے ذریعے کر دیئے گئے تو وہ privatization کا process جوکہ basically ایک lump sum میں آنا تھا۔ اس کو ان shares کے بک جانے کے بعد، اور پھر چونکہ PTC میں پیش رفت نہ ہو سکی اور آج یہ حالت ہے کہ PTC بھی financially اچھی حالت میں نہیں ہے تو اب دوبارہ اس کی

evaluation ہو رہی ہے اور یہ تعین کیا جائے گا کہ اس کو کب اور کیسے privatize کیا جائے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ FAB, PTET کا معلوم نہیں ہو سکا۔

Mr. Chairman: FAB is Frequency Allocation Board. PTA is Pakistan Telecommunication Authority. PTCL is Pakistan Telecommunication Corporation Limited.

کیوں جی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جی، جی۔

Mr. Chairman: And what is PTET. PTET

کیا ہوا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب میرے خیال میں یہ misprint ہوا ہے۔ یہ دراصل ہے PTA, Pakistan Telecommunication Authority.

جناب چیئرمین۔ وہ ہو گیا۔ ہاں۔

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Frequency Allocation Board, National Telecommunication Company Limited and Telecommunication Corporation

جناب چیئرمین۔ نہیں۔ What is PTET.

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ نہیں جناب یہ غلطی سے آ گیا ہے۔ یہ اس میں نہیں ہونا چاہئیے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ہونا چاہئیے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ نہیں جناب۔

جناب چیئرمین۔ چلیں جی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب ہم یہاں جو member of the Parliament ہیں، ان

کو PTC کے جو ingredients ہیں یا components ہیں اس کا کچھ پتا نہیں ہے۔ یہ کیا ہیں اور کیا کام کرتے ہیں اور کیسے کام کرتے ہیں اور حالت بھی جناب والا! خراب ہے اور پانچ حصوں میں تقسیم کرنا کس حد تک سود مند ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! جیسے میں گزارش کر چکا ہوں کہ چونکہ privatization کی صورت میں PTC کا کسی private company یا کسی private ادارے کے ہاتھ میں چلے جانے کے بعد ضروری تھا کہ اپنے معاملات چلانے کے لئے اس کے متبادل کچھ انتظامات ہوں۔ اس کے لئے یہ اتھارٹی بھی بنی یہ National Telecommunications کی NTC جو اب بھی حکومتی اداروں کے ٹیلیفون کا نظام سنبھالے ہوئے ہے اور PTCL سے الگ ہے اس وقت ۔ اور Frequency Allocation Board جو ہے وہ ضروری اس لئے ہے کہ مختلف اوقات میں حکومتی ادارے اور باقی private ادارے جو frequency مانگتے ہیں اور wireless کا جو net-work system ہے اس کے لئے frequency allot کرتے ہیں تو اس کا الگ ادارہ ہے۔ PTC چونکہ کارپوریشن بننے کے بعد اور پھر privatize ہونے کی صورت میں مختلف اس کے جو ماتحت کام کرنے والے ادارے تھے ان کو علیحدہ کر دیا گیا تاکہ جب PTC privatize ہو جائے تو یہ حکومت کے control میں رہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا ! privatization اگر ہو گی تو یہ ادارے ساتھ privatize نہیں ہو جائیں گے یا یہ آپ کے پاس رہیں گے۔

جناب چیئرمین ۔ جی these are ریگولیٹری اتھارٹیز کوئی frequency allocation مثلاً کرتا ہے، وہ privatize نہیں ہوں گے۔ یہ جو ادارے بنائے ہوئے ہیں۔ مثلاً کوئی ادارہ ہے جو گورنمنٹ ٹیلیفون کو control کرتا ہے یا ڈیفینس کو کرے گا ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ میں جناب ! ذرا وضاحت کروں گا ۔ نیشنل ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن NTC ، پی ٹی سی ایل کا متبادل ہے کیونکہ پی ٹی سی کے پرائیویٹ ہاتھوں میں چلے جانے کے بعد قومی یا حکومتی ادارے چلانے کے لیے اپنے ایک ادارے کی ضرورت تھی

اور جس کی مزید جا کر، آگے expansion ہو گی ۔ Frequency Allocation Board جو پہلے منسٹری آف کمیونیکیشن کے تحت کام کرتا تھا یہی بورڈ تھا ۔ اس کو الگ کر دیا گیا کیونکہ فریکونسی الاٹمنٹ جو ہے ، یہ جتنے بھی آپ کے نیٹ ورک چل رہے ہیں اس وقت ۔ فریکونسی کا ، وائرلیس کا، وہ فریکونسی یہ الاٹ کرتے ہیں ۔ یہاں تک کہ آپ کے ڈومیسٹک اور انٹرنیشنل سیٹلائیٹ، جو ٹیلی ویژن کی جتنی بھی frequencies ہیں ، پی ٹی سی صرف یہ نہیں بلکہ آپ کے ٹیلی ویژن نیٹ ورک کو بھی یہی کنٹرول کرتا ہے ۔ تو اس کے لیے یہ الگ Frequency Allocation Board ہے اور یہ جو پی ٹی اے ہے پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، یہ ریگولیٹری باڈی ہے جو ان تمام چیزوں کو ریگولیٹ کرتی ہے یہاں تک کہ پی ٹی سی کی پرائیوٹائزیشن کو بھی یہ ریگولیٹ کرے گی۔

جناب چیئرمین ۔ thank you جی جناب مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد ۔ کیا جناب وزیر موصوف اس کی تھوڑی سی وضاحت کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے اس پہ کوئی برا تو نہیں منایا کہ مولانا فضل الرحمان کہہ دیا۔

حافظ فضل محمد ۔ جی جناب اس میں کچھ اشتراک تو ہے۔ وزیر موصوف نے بیان فرمایا ہے کہ ہم کمپنی کی حالت بہتر بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہے ہیں۔ تو اس سلسلے میں جناب وزیر موصوف تھوڑی سی تفصیل بیان فرمائیں گے کہ وہ کن کن خطوط پر، ان کے سامنے وہ کون سی تجاویز ہیں جو اس کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے ان کے سامنے ہیں یا جن تجاویز پہ ان خطوط پر جو کام کر رہے ہیں ۔ تاکہ یہ ایوان کے سامنے آ جائے کہ وہ کون سی تجاویز اور کون سے خطوط ہیں جو حالت کو بہتر بنا رہے ہیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جناب والا ! ٹیلی فون کے بنیادی فرائض جو ہیں اس میں یہ ہے کہ صارفین کو یہ ٹیلیفون مہیا کرنا تو لازمی بات ہے، کہ جتنا نیٹ ورک ہو گا ، جتنے ایکسچینجز ہوں گے ، اتنے صارفین ہوں گے ، اتنی سہولت ہو گی۔ اتنے جو لوگ ٹیلیفون مانگیں گے ان کو یہ سہولت میسر آئے گی ۔ لہذا بنیادی فرائض میں تو یہ ہے کہ وہ اپنے نیٹ ورک کو پھیلائیں اور جہاں پر نیٹ ورک نہیں ہے وہاں تک پہنچیں اور اپنے ایکسچینجز لگائیں اور صارفین تک یہ سہولت پہنچائیں اور بہتری اس صورت میں ہے کہ ان کو کوالٹی سروس ملے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب ساجد میر صاحب۔

پروفیسر ساجد میر ۔ جناب ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پرائیوٹائیزیشن کے بعد یہ سروسز جو Telecommunication Corporation Tender کرے گی اس کے چارجز اس کے ٹیرف ریگولیٹری اتھارٹی ریگویٹ کرے گی یا وہ پرائیوٹائز باڈی اس کی مجاز ہو گی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جناب والا ! یہ اس کو اتھارٹی جو ہے وہ ریگولرائز کرے گی ۔ یہ ریگولیٹری باڈی ہے وہی این ٹی سی ان سب کو کنٹرول کرے گی۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب صفدر عباسی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ پہلے تو میری اعظم ہوتی صاحب کو بہت مبارک ہو کہ یہ منسٹر بن گئے ہیں ۔ پتہ نہیں کس نے ان کا راستہ روکنے کی کوشش کی ۔ یہ میری ذاتی مبارکباد ہے ان کے لیے کہ یہ باوجود تمام indignant کے وزیر بن گئے ہیں ۔ تو میں یہ جاننا چاہوں گا وزیر مواصلات سے کہ مزید ان کا پروگرام ہے 10% پی ٹی سی ایل کے شئیر بیچنے کا ، کیا یہ حقیقت ہے اور اس کے لیے انہوں نے کوئی price fix کی ہے ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جناب والا! پہلے تو ارادہ یہ تھا کہ اس کو 26% privatize کریں plusc Management and transfer اور اس وقت کمپنی کی ویلیو کوئی سو بلین پلس تھی اور سوچا یہ جا رہا تھا کہ اس سے جو رقم حاصل ہو گی privatization کے ذریعے تو اس کے ذریعے اپنے قرضے اتارے جائیں گے' یا اپنے اپنے اور development programme جو ہیں اس پر توجہ دی جائے گی لیکن بجائے اس کے کہ اس کو 26% lump sum میں کیا جاتا ۔ پچھلی حکومت نے ' یہ بڑی طویل بحث ہے اگر میں اس میں پڑ جاؤں ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں اس میں نہ پڑیں سوال کا جواب دے دیں ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ جیسے میں گزارش کر چکا ہوں کہ 1994 میں 11.80% شیئر پرائیوٹائز کر کے نو سو ملین ڈالر ' اس کے بعد تین ملین ڈومیسٹک سٹاک ایکسچینج کے ذریعے اور اس وقت بھی خیال یہ تھا کہ شاید ایک شیئر کم از کم 56 روپے کا جائے گا اور اگر بہت ہی کم ہو تو ایک شیئر ایک ڈالر کا جائے گا لیکن وہ تین بلین کے شیئر جو ان کی حکومت

نے float کئے وہ سٹاک ایکسچینج میں جا کر 28, 29 روپے کے فروخت ہوئے ۔ پی ٹی سی سے اتنا بڑا سرمایہ نکل جانے کے بعد پی ٹی سی خود مشکلات کا شکار ہوگئی اور یہاں تک نوبت پہنچ گئی کہ آپ یقین نہیں کریں گے کہ ان کو اپنے development programmes کو جاری رکھنا تو درکنار ' اپنے establishment charges کے لئے قرضے کمرشل بنیادوں پر لینے پڑے اور کمپنی کی وہ قیمت جس کا ہم سوچ رہے تھے وہ گھٹ گئی ۔ اب میں نہیں سمجھتا کہ پی ٹی سی اس پوزیشن میں ہو--- کیونکہ اس کو privatize کرنا ہے ' نیلام نہیں کرنا اور نج کاری تب ہوگی جب اس کی صحیح قیمت ملے گی۔ اگر اس وقت یہ 11.8% shares float نہ کئے جاتے اور 3 billion domestic issue پر نہ جاتے تو اتنا بڑا سرمایہ پی ٹی سی کا حصہ ہوتا اور شاید ہم آج اس پوزیشن میں ہوتے کہ ہم اس کو صحیح قیمت پر privatize کرتے۔ کیوں کیا ' پچھلی حکومت کو کیا جلدی تھی ' کیا ضرورت تھی ' اس کا جواب میں نہیں دے سکتا۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ حصص بیچنے سے پی ٹی سی کا سرمایہ نکل کیسے گیا۔ حصص بیچے اور سرمایہ حکومت کے پاس آیا اور یہ سرمایہ پی ٹی سی کی ترقیاتی سکیموں میں خرچ ہو سکتا ہے ' سرمایہ نکل کیسے گیا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! پراچہ صاحب وزیر خزانہ رہ چکے ہیں اور اقتصادیات کے ماہر ہیں ۔ یہ سرمایہ کیسے نکلا ۔ اس کا جواب تو ان کو دینا چاہیئے ۔ PTC privatization سے جو ایک بلین ڈالر foreign exchange reserve میں پڑے ہوئے تھے ان کو باقی ملک کے reserves میں شمار کیا جاتا تھا۔ وہ ایک 1.8 & 2 billion کی بات ہوتی تھی ۔ اسی کے متعلق تو ہم بھی پوچھ رہے ہیں ۔ یہ تو مجھے چاہیئے کہ میں سوال کروں کہ وہ سرمایہ کیوں نکلا اور کہاں گیا ۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ جناب چیئرمین! میں سمجھ رہا ہوں کہ شیئر بک گئے اور private share holder بن گئے ان کو پانچ فیصد dividend ملے گا یا دو فیصد ملے گا مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کارپوریشن سے سرمایہ کیسے نکل گیا۔

Mr. Chairman: I think, what is happening is that

کہ ایک دوسرے کی بات نہیں سمجھی جا رہی ۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ پی ٹی سی کے جو حصص بکے ہیں ، ان کے پاس تو پیسہ پہلے ہی نہیں تھا وہ شیئر کسی اور کو چلا جائے گا what he is saying is that جو پیسے ہیں 1.8 billion وہ کدھر گئے۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ وہ تو حکومت کے خزانے میں گئے۔

جناب چیئرمین۔ حکومت کے خزانے میں نہیں ہے۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ کمپنی کے مزید حصص سٹاک ایکسچینج کے ذریعے بیچنے کے متعلق سوچ رہے ہیں یا نہیں ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ نہیں جناب ، میں سمجھتا ہوں کہ پہلے بھی ظلم ہوا ہے۔ مزید تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جب تک اس کی صحیح قیمت نہیں مل جاتی اور کمپنی اپنے صحیح مقام پر نہیں آ جاتی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس وقت privatize کرنا اس ملک کے ساتھ زیادتی ہو گی۔

پروفیسر ساجد میر ۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن کی سروسز یا ایکوئپمنٹ کا کوئی حصہ ہماری دفاعی سروسز بھی استعمال کرتی ہیں۔ اور اگر کرتی ہیں تو نج کاری کی شکل میں ان کا کنٹرول کس کے پاس ہو گا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! دفاعی سروسز اپنا سسٹم جدا کر چکی ہے اور ہمارے سسٹم میں جو پرانا co-action system تھا analogue system جو ٹیلی ویژن کے لئے استعمال ہوتا تھا، آپٹک فائبر کے آنے کے بعد وہ مشکل دور ہوگئی ہے اور اب ان کے اپنے چینلز ہیں جس کے ذریعے وہ اپنا سسٹم چلا رہے ہیں۔ ان کا پی ٹی سی کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ سوال نمبر55 ۔

55. *Mr. Basheer Ahmad Matta: Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to denationalize the Dawood Engineering College, Karachi, if so, its reasons and steps taken to protect the regional quotas for admission, after

denationalization ?

Mr. Asghar Ali Shah :-Yes. In pursuance of the recommendations of the Economy Commission, the Cabinet, in its meeting held on 27th January, 1996, has decided to denationalize the College. The issue of maintaining regional quotas of admission will be taken-up with the concerned organization(s) to whom the college will be handed over.

Maj (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: Supplementary sir. Obviously, when regional quotas were formed, there was a need for these. Amongst other things, perhaps that backward areas and non-developed areas were given some seats and places in such like institutions. Now, that this is being denationalized. We attach a great deal of importance to this because they are also indicative of a balance, a sort of an equilibrium or harmony among relations between the provinces and the federation. As such we feel that instead of saying that steps will be taken to protect the issue of maintaining regional quotas of admission, it will be taken up with concerned organizations, to whom the college will be handed over. I feel that instead of saying steps will be taken we would say that it should be a sort of a condition attached while this is being nationalized. Would the Minister kindly ensure this that it should be a condition to ensure that the regional quotas are kept intact?

Mr. Chairman: Yes Mushahid Hussain Sahib.

Mr. Mushahid Hussain Sayed: Sir, I am replying on behalf of the Housing Minister who has to go to the airport to receive his Iranian counterpart. First of all, let me assure him that notwithstanding the decisions taken by the caretaker Cabinet, there was a follow up to that. There were two meetings held.

One with Saith Dawood the original owner of this institution and there were certain proposals given by the government to him to which he has not responded as yet and secondly, there was a meeting with the Sindh Government officials in March, 1997 again on the same lines. It seems that both, Saith Dawood and the Sindh Government, are reluctant to take over this institution. So, for the time being the *status quo* will be maintained. I would like to add for the information of the honourable member that out of 451 seats, which are in the Dawood College of Engineering, there are seats reserved for 37 persons from the frontier and 12 are FATA seats. So, for the time being there should not be any concern on that account because it is still with the Federal Government and there is no change in the status of this institution.

Mr. Chairman: O.K. Yes Safdar Abbasi sahib.

Dr. Safdar Ali Abbasi: Thank you Mr. Chairman.

معزز وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس ادارے کی privatization کی شرائط کیا تھیں۔

جناب مشاہد حسین سید۔ اس کی شرائط جو تھیں they were worked out,' کچھ list of
proposals دی گئی تھیں they were discussed on 8th of December, 1996 between the
Federal Ministry of Education and the Saith Dawood. اس میں کہا گیا تھا that there will
be no federal grant given to the new owner and جو گرانٹ ہے ان کا approximately 17
million rupees from the federal government اور اس میں اور بھی تھا
that in the Board of Governors, which is currently headed by the Federal Minister for Education, the Chariman of the Pakistan Engineering Council will also be there and their existing requirements will be maintained. But since there is no outcome of these discussions and it seems that the original owners, in this case Saith Ahmed Dawood, is not keen to take up the institution, the *status quo* will

likely be maintained. And neither the Sindh Government is interested in that.

جناب چیئرمین: جی قطب الدین صاحب ۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب یہ داؤد انجینئرنگ کالج کی جو nationalization ہے۔

it is a very good step because I was quite personally associated with this Engineering College and I know for sure that in the last many years hardly any classes were being held and there were lot of politicisation of this institution. Now the question is that they are talking to the original owner - Saith Dawood. Now as the honourable Minister has already said that Saith Dawood is quite reluctant to take this institute back for reasons I know that there are many political things involved, the quota system is involved, the government's interference will be involved. So if Saith Dawood is reluctant to take over this institution, then what other alternatives the government is proposing because they have taken a decision in principle that this institution has got to be privatized. And it is very necessary. I would like to add further that in case this institution is privatized, it is a highly professional institution and therefore admissions should also be granted on the basis of merit. Therefore, the recommendation that quota system should prevail in such professional institutions would not be in accordance with the objectives that this institution is supposed to achieve. So my question again is that if Saith Dawood is reluctant to take over this institution then what alternative steps the government proposes to take?

جناب چیئرمین: مشاہد حسین صاحب ۔

Mr. Mushahid Hussain Sayed: The alternative was that a proposal was made to the Vice Chancellor of the NED, Engineering University of

Karachi to declare Dawood College as the second campus. He said that, that is not possible and he said,' Give it to the Sindh Government. And as I mentioned earlier the Sindh Government discussed this issue on 31st of March 1997, with the Sindh Education Secretary , and they also said there are too many assets and liabilities involved in the whole thing. My own hunch would be that the status quo is likely to be maintained because neither the Dawood Foundation nor the Sindh Government , nor the University is interested. So I don't think there is any cause of concern that the status of institution, its quality of education or its quota system is going to be affected because it will remain in the hands of the Federal Government.

Mr. Chairman: For the time being. Yes, Maulana Fazal Muhammad.

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! یہ سوال دو حصوں پر مشتمل ہے ' کیا کالج کی نجکاری کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ۔ اگر ایسا ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور نجی تحویل میں دینے کے بعد داخلے کے لئے علاقے کے کوٹے کو تحفظ دینے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں تو جناب والا! ایک حصے کا سرے سے جواب ہی نہیں ہے۔ اب وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ وہ کون سے اسباب ہیں کہ اس کو نجی شعبے میں دینے کے لئے ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ حکومت کو اس کے متعلق اقدامات کرنے پڑے ۔

جناب مشاہد حسین - میں follow up question کو Honourable Housing Minister سے discuss کرلوں گا کیوں کہ جواب میں یہ cited نہیں ہے اور معلوم کر لوں گا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

Mr. Chairman: Any body else?

ویسے تین سوالوں کی اجازت ہوتی ہے۔ جی ملک رؤف صاحب۔

ملک عبدالرؤف۔ جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ ایبٹ آباد ایوب میڈیکل کمپلکس میں 600 bed تھے اور وہاں سے 400 beds منتقل کئے جا چکے ہیں۔

Mr. Chairman: I think one thing you should try and do

کہ کم از کم ایک آدمی ایک ہی سوال پوچھا کرے کیوں کہ دوسری صورت میں مشکل ہو جاتا ہے۔

ملک عبدالرؤف۔ جناب والا! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ایوب میڈیکل کمپلکس سے 400 beds منتقل کیئے جا چکے ہیں تو کیا وزیر موصوف صاحب فرمائیں گے کہ اس کی وجوہات کیا ہیں اور وہ وہاں سے کیوں اٹھائے گئے ہیں۔

جناب مشاہد حسین۔ جناب والا! اس پر discussion نہیں ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: Next Question No.56, Islamuddin Sheikh Sahib.

Mr. Islamuddin Sheikh: Question No.56.

56. ***Mr. Islamuddin Sheikh:-** Will the Minister for Communications be pleased to state :-

(a) the number of telephone exchanges in Sukkur City indicating also the capacity of each exchange; and

(b) the number of new connections available in each exchange, separately ?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti:- (a) Five Telephone Exchanges are working in Sukkur City which are as under :-

S.NO	Name of Exchange	Equiped Capacity.
1.	Sukkur Main-1 Exchange	3750
2.	Site Digital Exchange	1750
3.	Rohri Digital Exchange	1000
4.	Rohri E.M.D. Exchange	1400
5.	Sukkur Digital Local+Transit Exchange	5000

(b)

S.NO	Name of Exchange	No. of New	Pending demand
1.	Sukkur Main-1	378	59
2.	Site Digital	115	71
3.	Rohri Digital	40	41
4.	Rohri E.M.D.	963	--
5.	Sukkur Digital Local+ Transit Exchange.	60	350

Mr. Chairman: Any Supplementary question?

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو انہوں نے پانچ Digital exchanges کا ذکر کیا اور ہر ایک میں جو انہوں نے گنجائش دکھائی ہے 1750 اور 5000 اور 1000 وغیرہ لیکن انہوں نے جو دوسرا جواب دیا ہے کہ 378 new connection اور pending demands 59 تو جب اتنی بڑی گنجائش ہے تو میرا مطلب ہے کہ یہ 378 extra ہیں یا اسی گنجائش میں سے ہیں۔ اس کی میں clarification چاہوں گا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا! ایک تو گنجائش ہوتی ہے جس کے لئے exchange بنایا جاتا ہے وہ 3750 کی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس گنجائش کے لئے ٹیلیفون بنایا جائے اس میں اتنے ہی کا سوئچ لگایا جائے۔ اس میں 400 کا بھی سوئچ لگ سکتا ہے ' 200 کا بھی لگ سکتا ہے کیوں اس کی expansion demand پر ہوتی ہے اور جتنی demand بڑھتی ہے اسی کے مطابق سوئچ لگایا جاتا ہے اور اسی طرح اس کا کیبل نیٹ ورک ہوتا ہے ۔ تو گنجائش اس میں 3750 کی ہے۔ ورکنگ کنکشن اس میں 378 ہیں۔ اس سےمعلوم ہوتا ہے کہ ادھر اس وقت 400 کا سوئچ لگا ہوا ہے۔ اب 59 کی demand اور آ گئی ہے ۔ یہ ڈیمانڈ جب 100 یا 120 یا 150 تک چلی جائے گی تو پھر مزید 400 کا ایک سوئچ لگ جائے گا اور اس کے مطابق پھر کیبل نیٹ ورک کے لئے material supply ہو گا ۔ جہاں پر نہیں ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ dry area ہے۔Dry area سے مراد یہ ہے کہ گنجائش وہاں پر ہے، کنکشن مل سکتے ہیں لیکن کیبل نیٹ ورک نہیں ہے۔ وہ اس سال کے آخر تک جہاں جہاں کیبل

نیٹ ورک نہیں گیا demand کے مطابق وہ نیٹ ورک بچھا دیا جائے گا اور اس کی جو capacity ہے اس میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب والا! 3750 کے کنکشن کا ایکسچینج اور صرف 378 کنکشن دیئے گئے ہیں - میں سکھر کا رہنے والا ہوں اور پھر وہاں پر 5 یا 6 ایکسچینج لگانے کی کیا ضرورت پڑی حالانکہ اس سے پہلے انہی exchanges سے اس کے side علاقے کو بھی اور دوسرے علاقوں کو بھی ٹیلیفون ملے ہوئے تھے تو میری یہ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ 3750 کی capacity کا ایکسچینج اور صرف 378 کنکشن دیئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے جب digital telephone exchange نہیں لگے تھے تب بھی اس علاقے میں ٹیلی فون کام کر رہے تھے اور بالکل ٹھیک کام کر رہے تھے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب گنجائش موجود ہے تو پھر نئے نئے جو exchanges لگائے جا رہے ہیں، تو کیا یہ سرمایہ کا زیاں نہیں ہے۔ یا اس سوال کا جواب محکمے کی طرف سے صحیح نہیں آیا۔ اس لئے کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی چیز جو ہوتی ہے وہ اپنی capacity سے، 80% تو اس کی working ضرور ہونی چاہیئے۔ لیکن یا تو میں سمجھتا ہوں یہ جواب غلط آیا ہے یا پھر یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے -

جناب چیئرمین - جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! معزز رکن سے یہی دریافت کرنا چاہوں گا کہ آج کا سکھر جو ہے وہ بیس سال پہلے کتنا تھا یا آج کا سکھر دس سال بعد کتنا ہوگا۔ آبادیاں بڑھ رہی ہیں۔ ایک exchange technically صرف پانچ کلومیٹر تک network کی اجازت دیتا ہے، اس سے آگے speech نہیں جاتی۔ لہذا جتنی آبادیاں بڑھتی جائیں گی تو central exchange ایک ہو گا، transit exchange ایک ہوگا اور پھر یوں چھوٹے چھوٹے exchanges پھیلتے جاتے ہیں تاکہ وہ ایک network پر remote unit کے ذریعے اپنی main exchange سے مل جاتے ہیں اور ان کی کوالٹی پر فرق نہیں آتا کیونکہ پانچ کلومیٹر کے بعد پھر آواز جاتی نہیں ہے۔ اگر مزید کیبل لگادی جائیں تو آواز نہیں پہنچتی۔ لہذا ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ جب بھی پلاننگ ہوتی ہے وہ مستقبل کے لئے ہوتی ہے اور مستقبل کو جب دیکھتے ہیں تو وہ دس سال، پندرہ سال آنے والے وقت کو دیکھا جاتا ہے۔ اس کے حساب سے پھر کام ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ ایک exchange ایک شہر میں بن گیا تو وہ تمام شہر کو ٹیلی فون دے گا۔ اس

کی اپنی limitations ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ پھر چھوٹے exchange بنتے جاتے ہیں اور وہ آخر میں آکر ایک central exchange and transit exchange میں ختم ہوتے ہیں اور capacity بھی ان کی پہلے سے طے کی جاتی ہے کہ اگر demand 200 کا ہے تو capacity اس کی 2000 رکھی جاتی ہے کیونکہ وہ hidden demand کا کچھ علم نہیں ہوتا، کہ exchange لگنے کے بعد کتنے اور لوگ ٹیلی فون مانگیں گے۔ لہذا اس کو مدنظر رکھ کر اس کی capacity بنائی جاتی ہے۔ البتہ switches جو ہیں وہ demand کے مطابق expand ہوتے ہیں ۔ جوں جوں demand آتی ہے تو expand ہوتے ہیں اور یہ آنے والے دس، پندرہ سالوں کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے، اس لئے اس کا پھیلاؤ زیادہ ہوجاتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: وزیر موصوف نے بجا فرمایا کہ مستقبل کی فکر کرنی چاہیئے۔ لیکن حال کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ میرا آپ کو یہ مشورہ ہے۔ آپ کو مستقبل کی تو اتنی فکریں ہیں کہ آپ نے ہزاروں لائنوں کی capacity کے exchange کے لیے کہہ رہے ہیں لیکن حال میں جو 71 یا 41 یا 59 درخواستیں جو pending ہیں ان کو آپ نیا فون کنکشن دینا نہیں پسند کرتے۔ ان کا مستقبل کب سنورے گا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: یہی تو میں رونا رو رہا ہوں جی ۔ اگر یہ دیکھیں کہ یہ exchanges کب بنی ہیں، تو یہ انہیں کے دور میں بنی ہیں۔ آپ ہی کے دور میں یہ بنی ہیں ۔ اگر میں ہوتا تو میں مستقبل کے ساتھ ساتھ حال کی بھی فکر کرتا لیکن اگر آپ اس وقت حال کی فکر کر لیتے تو آج یہ حالت نہ ہوتی۔

سید اقبال حیدر: ہمارے زمانے میں تو zero pending work تھا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: بہرحال جتنی demand آئے گی انشاء اللہ اس Annual Development Programme میں وہ cover ہو جائے گی۔

Mr. Chairman: O.K. Anybody else. Yes, Islamuddin Sheikh sahib.

جناب اسلام الدین شیخ: جناب چیئرمین! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں، تو

کیا مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں خود اس سلسلے میں انکوائری کرکے آئندہ ہاؤس میں پیش کروں۔

جناب چیئرمین: بالکل حق حاصل ہے جی۔

جناب اسلام الدین شیخ: شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی جناب انجام خان صاحب۔

جناب سر انجام خان: جناب یہ جو exchange کا فاصلہ رکھا ہے پانچ کلومیٹر کا ' آیا یہ پانچ کلومیٹر بڑے exchanges کے لئے ہے یا جو چھوٹے exchanges ہیں ان کا بھی یہی فاصلہ ہے۔ مطلب یہ کہ کیا اس میں variation ہے یا اس کے لئے کوئی اور طریقہ ہے اور چھوٹے exchanges ہیں' چھوٹے چھوٹے گاؤں میں اور قصبوں میں ' ان کا فاصلہ بھی پانچ کلومیٹر ہے یا وہ پانچ کلومیٹر سے کم ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! یہ ایک universal formula ہے اور اس کی بناوٹ ' اس کی ساخت بنتی ہی اس طرح ہے جہاں پر بھی digital exchange ہوگی اس کی network coverage area پانچ کلومیٹر ہو گا۔ اس سے زیادہ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: ویسے چھوٹے قصبوں میں تو پانچ کلومیٹر تک پھینا تو بڑی عجیب سی بات ہو گی۔ جی جناب سر انجام خان۔

جناب سرانجام خان: دیکھیں جناب چیئرمین! مثال کے طور پر مردان میں ' رستم ہے۔ خان صاحب جانتے ہیں کیونکہ یہ ان کا حلقہ انتخاب ہے' اور یہاں گجرات بسالی ہے' وہاں تو سات سات میل تک اس کو پھیلایا گیا ہے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی ایسی جگہیں ہیں جہاں دو یا تین کلو میٹر سے اگر زیادہ فاصلہ ہو تو کہتے ہیں ان کو connections نہیں دیئے جا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے کہا ہے کہ exchanges پھیل تو سکتے ہیں لیکن آواز صاف نہیں آتی ہے ،کم آتی ہے ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ جناب والا ! میں جواب دیتا ہوں ۔ شہروں میں اس کی زیادہ problem نہیں ہوتی ہے کیونکہ آبادی گنجان ہوتی ہے' صرف load اٹھانے کے لئے '

اسے distribute کرنے کے لئے' transit exchanges اور چھوٹی exchanges بنتی ہیں جو سب مل کر Central Exchanges میں remote line unit کے ذریعے منسلک ہو جاتی ہیں ۔شہروں کے ساتھ دیہاتوں میں اور قصبوں میں جو exchanges لگے ہوئے ہیں ' وہ عموماً remote line unit کے ذریعے سے کام نہیں کرتے ہیں بلکہ aerials یا micro waves کے ذریعہ چلتے ہیں۔ لیکن جہاں ایک ایکسچنیج کی اپنی ہی limitation ہوتی ہے وہاں پر PTC والے پانچ میل سے زیادہ فاصلہ تک connections نہیں دے سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ پانچ میل یا پانچ کلو میٹر۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ پانچ کلو میٹر تک ۔

جناب چیئرمین۔ پانچ کلو میٹر ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی ۔ کیونکہ پھر اس کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر 57 جناب اسلام الدین شیخ صاحب کا ہے ۔

راجہ اورنگ زیب۔ جناب چیئرمین ! میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتاہوں ۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے سوال نمبر 56 پر ضمنی سوال پوچھنا ہے ۔

راجہ اورنگ زیب۔جی ہاں ۔

جناب چیئرمین۔ جی ' راجہ صاحب ۔

راجہ اورنگ زیب۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اسلام آباد جو کہ Capital Area ہے ' اس میں میرے گاؤں میں ایک Exchange نصب ہے ۔ جیسے کہ ابھی وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ پانچ کلو میٹر کے اندر اندر عوام کو ایک exchange سے فون کے connections دیئے جاتے ہیں۔ میں ان کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ میرے علاقہ کے Exchange سے ملحقہ پانچ کلو میٹر کے area میں ٹیلیفون connections حاصل کرنے کے لئے عوام کی بہت ساری درخواستیں pending پڑی ہوئی ہیں جن کو ابھی تک connections نہیں ملے ہیں ۔ تو کیا وزیر صاحب اپنی اس پالیسی کے تحت ان درخواست گزاروں کو ٹیلیفون connections دینے کے لئے تیار ہیں جو کہ پانچ کلو میٹر کے ایریا کے اندر رہائش پذیر ہیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا ایریا کون سا ہے ۔

راجہ اورنگ زیب۔ بھارہ کہو' اسلام آباد ۔

جناب چیئرمین۔ بھارہ کہو کا ایریا ہے ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ وہاں پر بھی ایک Digital Exchange ہے۔ اگر اس میں گنجائش ہے اور وہاں پر demands pending پڑی ہوئی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ لوگوں کو connections نہ مل سکیں ۔ اگر گنجائش نہ بھی ہو تو پھر pending demands کے پیش نظر اس Exchange کی expansion ہو جائے گی ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ سوال نمبر 57 ۔ اسلام الدین شیخ صاحب ۔

57. *Mr. Islamuddin Sheikh:- Will the Minister for Communication be pleassed to state:-

(a) whether it is a fact that the construction work of Sukkur by-Pass bridge has been stopped, if so, its reasons ;

(b) the estimated cost of the project;

(c) the name of firm to which contract of the said bridge was awarded; and

(d) the time by which the said work will be re-started and completed ?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti:-(a) No.

(b) Rs. 1501.6 Million.

(c) M/s. Astaldi-Ferrocemento JV of Italy.

(d) The works on the project are in progress. As per the Agreement the project will be completed by March, 1999.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب والا! یہ سکھر by pass کا جو منصوبہ ہے ' یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے ' اس لئے کہ جو سکھر bridge ہے ' اس کی عمر اس وقت سو سال سے زیادہ کی ہو چکی ہے اور اس کے collapse ہونے کا کسی بھی وقت ڈر ہے۔ خدا نخواستہ اگر کہیں ایسا ہو گیا تو اس سے سندھ کے پورے علاقہ کا irrigation نظام متاثر کیا' بلکہ ختم ہو کر رہ جائے گا۔ سندھ کو پھر ایک بنجر علاقہ کی سی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لئے سکھر by pass bridge کو بنانے کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ میں نے متعلقہ لوگوں سے جب بھی پوچھا ہے تو اس کا مجھے یہ جواب دیا گیا ہے کہ کام اس وقت بند ہے کیونکہ ہمیں فنڈز نہیں مل رہے ہیں۔ اس لئے ہم اس پر کام نہیں کر رہے ہیں۔ اگر اس پر وہ کچھ کام کر بھی رہے ہیں تو وہ بہت سست ہے ۔ جیسے کہ جواب میں لکھا گیا ہے کہ یہ منصوبہ مارچ 1999 میں مکمل ہو جائے گا لیکن جس انداز اور رفتار سے کام ہو رہا ہے ' اس سے لگ رہا ہے کہ اس عرصہ میں مکمل نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر صاحب اس بات کی گارنٹی دینے کے لئے تیار ہیں کہ یہ منصوبہ اسی تاریخ پر مکمل ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کے لئے جو 1501.6 millions amount رکھی گئی ہے تو کیا یہ رقم ان کے پاس موجود ہے ۔ کیونکہ جیسے کہ کہا جا رہا ہے کہ ملکی خزانہ اس وقت خالی ہے اور پیسے نہیں ہیں۔ میں یہ عرض کروں کہ چونکہ دنیا کا عظیم ترین irrigation نظام سکھر پل سے related ہے ' اگر پیسے نہ ملے تو اس کے ختم ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے ۔ اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر یہ پیسے نہیں رکھے گئے ہیں تو انہیں رکھا جائے کیونکہ local enquiry سے پتہ چلتا ہے کہ کام اس وقت بند ہے اور اس کے لئے پیسے نہیں مل رہے ہیں ۔اس کے لئے پیسے دئیے جائیں اور اس منصوبہ کو وقت پر مکمل کیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب اعظم ہوتی صاحب ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ میں ان کے سوال کا جواب دیتا ہوں۔ وہ صحیح فرماتے ہیں کہ اس منصوبہ پر اب تک 20 فیصد کام ہو جانا چاہئے تھا لیکن ابھی تک 5 فیصد ہوا ہے۔ تاہم اس delay کی وجہ funding کی problem نہیں ہے کیونکہ اس کا 70 فیصد فنڈ Asian Development Bank سے آنا ہے۔ وہاں problem یہ ہو گئی تھی کہ جہاں سے زمین کی

requisition کرنی تھی ' وہاں پر ایک چھوٹا سا گاؤں بچل شاہ آ گیا تھا ۔ میں وہاں گیا تو نہیں ہوں لیکن وجہ یہ بنی ہے کہ اس گاؤں کی requisition میں کوئی problem آ گئی تھی ۔ اب اس کی settlement ہو گئی ہے اور ان کو through Sindh Government payment ہو رہی ہے۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ اس کا پہلا جو کنٹریکٹر تھا وہ بھاگ گیا کیونکہ اس نے اتنی low bidding کی تھی تو وہ bid responsive نہیں تھا لہذا سیکنڈ lowest کو جانا تھا۔ پھر منسٹری آف فنانس کو لکھا کہ چونکہ ایشین ڈیویلپمنٹ بنک کا پروگرام ہے۔ آپ ان سے اجازت لیں کہ ہم اس کو re-tender کر دیں ۔ یہ ۱۹۹۰ کی بات ہے جب پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی تو ایشین ڈیویلپمنٹ بنک نے re-binding کی اجازت دے دی اور کہا کہ پہلا bid responsible نہیں تو second lowest کو دے دیں۔ تو پھر second lowest کو دیا گیا ۔ لہذا کام دیر سے شروع ہوا ۔ اب ۵ فیصد ہو چکا ہے اور تین سال میں مکمل ہو گا ۔ اس کے فنڈز کا پرابلم نہیں ہے کیونکہ ایشین ڈیویلپمنٹ بنک نے ۷۰ فیصد فنانس کیا ہے ۔اس وجہ سے دیر ہو گئی ۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ جناب یہ پراجیکٹ شروع سے Astaldi والوں کو دیا گیا تھا۔ اس لئے ہوٹل انٹر پاک جو ہے ۔اس میں وہ لوگ قیام کرکے بیٹھے رہے ۔ اگر tendering کے وقت کوئی بھاگا ہو تو اس کا مجھے نہیں پتہ لیکن جب سے اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا یا کام شروع کیاگیا تو Astaldi اٹالین کمپنی ہے اس نے شروع کیا تھا تو کنٹریکٹر تو کوئی نہیں بھاگا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ سر یہ ذرا پتہ کر لیں ۔ بچل نام کا ایک ادارہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں دو چیزیں آپ نے کہی ہیں۔ ایک تو آپ نے کہا ہے کہ بچل کوئی گاؤں ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ بہرحال وہ بھاگ چکا ہے اور اس پر کام شروع ہوچکا ہے۔

جناب چیئرمین۔ پتہ کر لیں وہ کہتے ہیں کہ کنٹریکٹر نہیں بھاگا وہی شروع سے ہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اپنے ہوٹل میں انہوں نے قید کیا ہوا ہے۔

that brings us to the end of question hour. Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جناب سیف اللہ خان پراچہ صاحب علاج کی غرض سے ملک سے باہر تھے اس لئے انہوں نے ۹ سے لیکر ۲۱ مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ سردار ثناء اللہ خان زہری صاحب نے ذاتی وجوہات کی بنا پر ۷ اپریل سے لیکر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مسز نسرین جلیل صاحبہ نے ۱۰ سے ۱۲ اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ آفتاب احمد شیخ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا پر ۹ اور ۱۰ اپریل کی ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ کس چیز کی وضاحت جی'

چوہدری شجاعت حسین۔ وہ آفتاب شیخ کے سلسلے میں۔

جناب چیئرمین۔ ہاں جی ' چلیں ' ایک منٹ پہلے یہ بات کر لیں پھر آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا ' آفتاب شیخ صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر کہا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اصل حقائق جو ہیں وہ بیان کیے جائیں۔ تو حکومت سندھ سے رپورٹ طلب کی گئی جس کے مطابق مورخہ ۲ تاریخ کو ایک شخص عبدالخالق ہمراہ محمد ندیم جو ایم کیو ایم الطاف گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔ سٹی کورٹ اپنے دوستوں کو ملنے کے لئے آئے ۔ جنہیں سنٹرل

جیل سے وہاں لایا گیا تھا۔ اپنے دوستوں سے ملاقات کے بعد وہ گھر کی طرف جاتے ہوئے کمبل سٹریٹ پر جوس پینے کے لئے رکے ۔ جب وہ جوس پی رہے تھے تو دو نامعلوم اشخاص وہاں پہنچے اور ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس کے نتیجے میں عبدالخالق موقع پر ہی ہلاک ہو گیا اور محمد ندیم زخمی ہوا۔ ملزمان اپنے ساتھیوں سمیت موٹر سائیکل پر موقع سے فرار ہو گئے ۔ یہ تو تھے جو سندھ گورنمنٹ نے حقائق بھیجے تھے۔ جناب والا' اس سلسلے میں میں یہ کہوں گا کہ آرام باغ پولیس سٹیشن میں پرچہ درج کر لیا گیا ہے ۔ تفتیش جاری ہے ۔ سی ایم سندھ سے میری اپنی بات ہوئی اور انہوں نے کہا کہ ۱۱ تاریخ کو سنٹرل جیل کراچی میں اس کی شناخت پریڈ ہوگی اور اس سلسلے میں مزید پیش رفت کی جائے گی۔

POINT OF ORDER

جناب چیئرمین۔ شکریہ ' جی خٹک صاحب ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین' آج کے اخبار ' دی نیوز' میں ایک کالم نگار نے لکھا ہے---

جناب چیئرمین۔ یہ ایشو تو ختم ہو گیا ' اس ایشو پر بیان آ گیا۔ ڈبیٹ نہیں ہوتا۔ یہ ختم ہو گیا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ No,No sorry بیان آ گیا ختم ہو گیا۔ عباسی صاحب میں نے منسٹر صاحب سے کہا تھا کہ حقائق جو ان کو ملیں بیان کر دیں۔ انہوں نے بیان کر دیئے ۔بات ختم ہو گئی۔ اب آفتاب شیخ صاحب آئیں گے۔ دیکھی جائے گی۔ انہوں نے بیان دے دیا۔ اگر کوئی خامیاں ہیں تو وہ آ جائیں گی وہ پھر دیکھ لیں گے۔چلیں فی الحال وہ معاملہ ختم ہے۔ جی خٹک صاحب'

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ آج کے اخبار ' دی نیوز ' میں ایک کالم نگار نے تحریر کیا ہے کہ راجہ ظفر الحق صاحب نے رول ۷۲۔ اے کو حذف کرنے کی قرار داد پیش کی جسکی مخالفت سینیٹر اجمل خٹک نے کی ۔

جناب چیئرمین ! راجہ ظفرالحق نے اس ہاؤس کی کسی نشست میں بھی ' اس کے علاوہ کسی

فورم میں بھی، اس کے علاوہ میرے ساتھ کسی گفتگو میں بھی، 72-A کو حذف کرنے کی یہاں قرارداد پیش نہیں کی، کسی جگہ تجویز پیش نہیں کی ۔ میرے ساتھ اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ راجہ ظفرالحق نے کوئی یہاں قرارداد پیش کی ہے، نہ میں نے اس کی مخالفت کی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔جی جناب راشدی صاحب ۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Mr. Chairman! I want to present some record and inform the House that the Honourable Advisor on Law has committed gross breach of the privilege of this honourable House yesterday. Mr. Chairman, you will kindly recall that yesterday the Honourable Senator, Mr. Iqbal Haider, had raised the point that Acting Chief Justice had been appointed Governor of Balochistan, to which the Advisor on Law informed this honourable House that it was not so and that the Speaker was being appointed as an Acting Governor in Balochistan. Sir, it appears in the newspapers today that Acting Chief Justice of Balochistan had been appointed but he has declined to take oath as Governor and as a consequence, the Government is now appointing Speaker of Balochistan Assembly as the Governor. Now Sir, the honourable Advisor should have made a clean breast of the whole thing and should have given us the correct information. He has suppressed the information which is the breach of privilege of this House. As Mr. Chairman you know, as we all know, that whenever an appointment takes place, a summary is floated by the Law Ministry to the Prime Minister and after passage of 13th amendment, the Prime Minister on whose advice the President has to appoint the Governor. Now in this case the summary had been floated by the Law Ministry, that means the Advisor on Law was aware of what was being sent to the Prime Minister. The Summary went to the Prime Minister, the Prime Minister

tendered his advice to the President to appoint Chief Justice of Balochistan as Acting Governor. Now it is only after his refusal that the Speaker is being appointed. Therefore, sir I say that the honourable Advisor on Law has committed breach of privilege of this honourable House by mis-informing and suppressing certain facts.

جناب چیئرمین۔وہ آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے ۔ تارڑ صاحب ۔میری بات سن لیں۔ if you want me to refer it to the Committee مجھے باقاعدہ موشن تو دے دیں۔ there is no motion before me.

(مداخلت)

Mr. Chairman: Who moved the motion. who allowed him to move the motion. It was on a point of order that he raised here. Are you moving a privilege motion.

ایک منٹ جی۔ ان سے پوچھ لینے دیں جنہوں نے move کیا ہے

Are you wanting to move a privilege motion. If you want to get it referred to the Committee please give me proper motion, there is no motion before me.

(interruption)

Mr. Hussain Shah Rashdi: Yes sir, I am moving the Privilege Motion, but at the same time I would like to draw the attention of the honourable Chair to Rule 61 and proviso thereto, "provided that the Chairman may ,if he is satisfied about the urgency of the matter , allow a Question of Privilege to be raised at any time during the course of a sitting after the disposal of questions".

Mr. Chairman: And I am not satisfied about the urgency of the matter, what do you do?

(interruption)

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, keeping in view the best traditions that this Chair has been maintaining all over. I think you are fully satisfied about the urgency of this Question.

Mr. Chairman: And your satisfaction is my satisfaction.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, I think it should be so, because you are the custodian of this honourable House.

Mr. Chairman: Correct, that is why I am raising this Question, being the custodian of this House that your satisfaction may not be my satisfaction.

Mr. Hussain Shah Rashdi: I have placed my point of view before the Chair and it being the breach of privilege of this House, now I leave it to the Chair.

Mr. Chairman: I am not satisfied about the urgency of the matter. Please move it properly, I will consider it.

جناب چیئرمین - جی جناب راجہ صاحب -

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, as far as I remember and I think I remember correctly that the statement of the Advisor on Law and Parliamentary Affairs was that this was done inadvertently, the record can be called....

(interruption)

جناب چیئرمین- دیکھیں راجہ صاحب ابھی تو میرے پاس کوئی موشن ہی نہیں آیا - جب آئے گا تو میں ساری چیزیں دیکھ کر اس کو ----

راجہ محمد ظفر الحق - اگر موشن نہ ہو اور اگر یہ سلسلہ جس طریقے سے انہوں نے اٹھایا ہے یہ تو ویسے بھی ان پر ہر روز مہربانی فرماتے ہیں - کوئی نہ کوئی ایک طریقہ نکال لیتے ہیں ،

لیکن اگر یہ معاملہ ایسے ہی رہے اور یہ معاملہ صاف نہ ہو تو کل پریس میں یہ آئے گا کہ جی منسٹر کے خلاف یا ایڈوائزر کے خلاف اس طرح کیا گیا ہے ۔ میں اس کو Contradict کرتا ہوں کہ ان کی یہ Statement نہیں تھی اس لئے بہتر یہ ہے it is ineffective of things کہ آپ ریکارڈ منگوائیں اور پھر اس کے بعد اس کو دیکھ لیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے آپ کی Contradiction آگئی پھر دیکھ لیں گے ، جی پہلے میں تارڑ صاحب کی بات سن لوں ،دیکھیں رضا صاحب میں نے بات سن لی ہے I have said کہ جی دیکھیں کہ انہوں نے بات کر دی انہوں نے Contradict کر دیا۔ کوئی موشن آئے گا تو میں بھی دیکھ لوں گا ۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب والا! جو بات راجہ صاحب نے فرمائی ہے اس میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ انہوں نے یہ ضرور کہا تھا Inadvertent کا لفظ لیکن I am talking to the Chair چوہدری صاحب حوصلہ رکھیں ، حوصلہ رکھیں ،

he said that it was an inadvertent mistake of the press not of the government. It is on record and then he turned around, he turned around with all the contempt and he said," no, he is not being appointed". That was a falsestatement made by him. I remember, the contempt in his eyes for this House. It was evident in that statement when he turned and said, "no, he is not being appointed", and there was clapping.

جناب چیئرمین۔ رضا صاحب دیکھیں سر دست بات یہ ہے کہ ادھر سے بات ہوئی ہے ادھر سے contradict ہوگئی ہے اگر آپ دیں گے تو میں دیکھ لوں گا سارا ریکارڈ دیکھ کرپھر ----

Raja Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, even when he smiles at them, they think it is contempt.

جناب چیئرمین ۔ جی تارڑ صاحب کی بات سن لیں ،جی تارڑ صاحب فرمایئے جی۔

جناب محمد رفیق تارڑ ۔ جناب چیئرمین ! کل کی اس معزز ایوان کی کارروائی کی coverage کرتے ہوئے " مسلم" اخبار نے لکھا ہے کہ سینیٹر رفیق تارڑ opposed the Zina Bill

جبکہ امر واقع یہ ہے کہ on the ground that it was interference in the Islamic Hadood. میں نے گینگ ریپ کے مرتکبین کے لئے تجویز کردہ سزائے موت کو اس بنا پر سپورٹ کیا تھا کہ یہ جرم فساد فی الارض کی طرح ہے۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے جی OK جی I hope the press would take note of it جی جناب راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب والا! میں پریویلج جو ہے وہ ضرور دے رہا ہوں مگر راجہ صاحب کو اس کا جواب نہیں دینا چاہئیے تھا۔ یہ بہتر صورت تھی۔

جناب چیئرمین - جی کیوں نہیں دینا چاہئیے تھا۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ کیونکہ جب راجہ صاحب یہاں اپوزیشن کے لیڈر تھے تو ہم ان کو سخن فہم سمجھتے تھے اب وہاں گئے ہیں تو ٹوٹی غالب کے طرفدار ہو گئے ہیں جو کہ ان کی نیک نامی کے لئے اچھا نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاء ایڈوائزر کو اس معاملے کی وضاحت کرنا چاہئیے تھی۔

جناب چیئرمین - جی جناب صفدر عباسی صاحب، جی پہلے صفدر عباسی صاحب کی بات سن لوں پھر آپ کی بات سنتا ہوں جی۔

جناب جمیل الدین عالی - جناب والا! پہلے میری عرض سن لیں - غالب کی طرفداری کے معنی ہی سخن فہمی کے ہیں، جو غالب کا طرفدار ہے وہی سخن فہم ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین - بہت خوب جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! میری ایک عرض ہے کہ جناب چیئرمین صاحب! اس حکومت کو اقتدار میں آئے ہوئے دو ماہ ہو گئے ہیں۔ اس حکومت کی tendency کچھ ایسی بن گئی ہے tendency یہ ہے کہ یہ ہر چیز کا الزام دوسروں پر لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آٹے کا معاملہ اٹھا - انہوں نے پہلے کہا کہ گزشتہ حکومت اس بات کی ذمہ دار ہے - اب پچھلے دو تین روز سے بیگم عابدہ حسین صاحبہ اور آج میاں شہباز شریف نے یہ کہا ہے کہ یہ ساری پریس کی ذمہ داری ہے کہ یہ شوشہ پریس نے چھوڑا ہے، پریس میں شوشہ چھوڑنے کی وجہ سے یہ سارا

crises ہوا ہے۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں ۔ پندرہ روپے میں ان کو آٹا نہیں مل رہا ہے اور یہ سارے الزامات پریس پر لگا رہے ہیں ۔ بھئی اپنے آپ کو clear کر لیں کہ اس کی ذمہ دار گزشتہ حکومت ہے یا اس کی ذمہ دار پریس ہے ۔ آپ اس بات کو clarify کریں اور میں چاہوں گا کہ یہ آج بتائیں کہ اس کا ذمہ دار کون ہے ۔ پریس ہے یا گزشتہ حکومت ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی اور کون پوچھ رہے ہیں ۔ جی عبدالرحمٰن صاحب۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔ جناب والا! ہم اس کی ذمہ داری جس پر بھی ڈالتے ہیں ۔ پہلے والوں نے کیا ہے یا بعد والوں نے ۔ جناب! فاٹا والوں کو ابھی تک آٹا نہیں ملا ۔ وزیر صاحب نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم ان کو آٹا دے دیں گے ۔ ابھی تک آٹا نہیں ملا ہے اور ابھی تک آٹے کا کوئی بندوبست نہیں ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ چوہدری صاحب ان کا کچھ ہو گیا ہے ۔ will you make the statement on that. فاٹا کے لئے آٹے کا بندوبست ہو گیا ہے ۔

حاجی عبدالرحمٰن ۔جناب والا! ابھی تک تو کچھ نہیں ہوا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ جناب ! صفدر عباسی صاحب ۔ دیکھیں ۔ پوائنٹ آف آرڈر وہ اٹھا رہے ہیں ' جواب وہ دے رہیں ہیں۔ آپ خواہ مخواہ بیچ میں آتے ہیں۔ جی سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب! ویسے نارمل صوبائی حکومت ملوں کو آٹا دیتی ہے لیکن اس کیس میں چونکہ انہوں نے میٹنگ کی تھی تو 1600 ٹن آٹا آٹھ ایجنسیوں کے لئے اور ہر ایجنسی کے لئے 200 ٹن آٹا پولیٹیکل ایجنٹ کے ذریعے خاص طور پر تقسیم کے لئے منظور ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی ۔ بہت شکریہ جی قطب الدین صاحب ۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب والا! یہ کس کے ذریعے سے ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ بہر حال آپ کی بات ہو گئی ہے ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر یہی ہوتا ہے ' بحث نہیں ہوتی ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر یہی کچھ ہوتا ہے ۔ جی قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب والا! اگر آٹے کا معاملہ ختم ہو تو

Sir, I would like to raise an issue of very serious concern. I would like to draw your attention towards a very serious obstruction that is being done in the smooth functioning of the debt retirement scheme sir, that is very important which I want to raise.

Mr. Chairman. Is it something which can be disposed of on a point of order ?

Khawaja Qutubuddin. Yes I think very easily.

Mr. Chairman. Point of order is a point. It is not a line, it is a point.So if you can raise it as a point of order I will ask the Minister if he wants to make a reply to that.

Khawaja Qutubuddin. I will do that. The point is that on the 26th of February, the Prime Minister in Sindh told the people that the corporate sector will also be allowed to contribute in the debt retirement scheme and this corporate sector happens to be the biggest contributor till today, till yesterday. The news is that the State Bank of Pakistan is refusing the corporate sector to make any contribution towards this debt retirement scheme. Mr. Chairman, in this economic crisis debt retirement scheme has become a very pivotal aspect of the government.

جناب چیئرمین۔ اس پر آپ نہ جائیں ۔ پوائنٹ آپ کا یہ ہوا کہ وزیراعظم صاحب نے بیان دیا ہے اور سٹیٹ بنک اجازت نہیں دے رہا ہے۔یہ آپ کا پوائنٹ ہو گیا ۔ اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔

Khawaja Qutubuddin: There is an association which is clamouring to deposit 26 crores of rupees but they have not been allowed by the banks. The banks are still not accepting.

Mr. Chairman. Which is this organization?

Khawaja Qutubuddin. Sir, the banks are still not accepting. I have got letters here where the banks are refusing all the companies that they cannot accept because of the State Bank (circular is also here on the record). They are saying that this debt retirement scheme is only for the individuals. The serious point is Mr. Chairman, that all the heads of the financial institutions including the State Bank of Pakistan were sitting at that time.

جناب چیئرمین۔ پھر آپ نے لمبی بات شروع کر دی ہے ۔ آپ کا پوائنٹ اتنا ہی ہوا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ accept نہیں کر رہے ہیں کیونکہ individual کے لئے ہے corporate کے لئے نہیں ۔جی وزیر صاحب ۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب والا! ایک بات اور ہے ۔

جناب چیئرمین۔ برائے مہربانی ۔ آپ بیٹھ جائیں ۔بہت لمبی بات ہو گئی ہے ۔ لمبی بات نہیں کرنی ہے ۔

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman this question has been examined and discussed. We have now decided to allow companies to participate in Account No. 1 and No.2 of the debt retirement scheme but not in Account No.3

جناب چیئرمین۔جی اقبال حیدر صاحب۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب! اس میں ایک بات اور بھی بہت اہم ہے ۔

جناب چیئرمین۔یہ بات اب ختم ہو گئی ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بہت اہم ہو گی لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر اتنا ہی ہوتا ہے ۔ زیادہ اہم ہے تو 194 کا موشن دے دیں۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

جناب اقبال حیدر۔جناب والا! جس طرح سے قانون سازی کے نام پر تمام قوانین اور ضابطوں کی دھجیاں جس بے رحمی کے ساتھ ایوان میں اڑائی گئی تھیں۔ جناب والا! وہ تو ایک سانحہ

ہے جو کہ ہماری پارلیمانی تاریخ میں ایک کالے دن کے نام سے پہچانا جائے گا ۔ جو غیر جمہوری، غیر اخلاقی روایات سرکاری بنچز نے کل ڈالی ہیں اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے اتنی کم ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ غیر جانبداری کا دعویٰ کرنے والے جب، T.V کے اوپر رپورٹنگ کی گئی، تو ایک لفظ نہیں تھا کہ حزب اختلاف نے اس نام نہاد قانون کی مخالفت کی یا protest کیا یا واک آؤٹ کیا۔ اتنا جھوٹ بولنا یا غلط بیانی سے کام لینا زخموں پر مزید مرچ ڈالنے کے مترادف ہے۔ خبر نامہ اب خبر نامہ نہیں بلکہ نواز نامہ بن گیا ہے۔

جناب چیئرمین : O.K. جی، مشاہد حسین صاحب۔

Mr. Mushahid Hussain Sayed: No sir, the television has been giving full coverage to the opposition and to all opposition members. They have been given special instructions even.

کہ ۴ اپریل کو بھٹو کی برسی T.V پر خبر نامہ میں دکھائی گئی ہے۔ ان کو اور کیا چاہیئے۔ یہ شکر کریں۔ان کے زمانے میں تو ہمیں بلیک آؤٹ کیا گیا تھا۔ ان سب کی شکلیں آتی ہیں روزانہ۔ساجد میر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کی بہت زیادہ کوریج ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین : جی سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین! ہمیں قوانین اور رولز کا پورا احترام ہے اور انشاء اللہ ، ہم ان کی طرح نہیں ہیں۔ آئین اور قوانین کی بالادستی کریں گے۔ جہاں تک موجودہ legislative agenda کا تعلق ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے ۸۵ آرڈیننسز inherit کئے ہیں۔ ان کا بھی یہ مطالبہ رہا ہے اور ہمارا بھی یہ رہا ہے کہ پارلیمنٹ کی بالادستی ہو۔ آرڈیننسز پر انحصار نہ کیا جائے۔اس لئے ہمارا پروگرام یہ ہے کہ جو ۴ مہینے مدت ہے ان آرڈیننسز کی ، ان میں سے جو بھی renew کرنے والے ہیں یا ان کی ضرورت ہے ان کو ان ۴ مہینے کے اندر پاس کیا جائے تاکہ ان کو re-issue نہ کرنا پڑے۔ اس مقصد کے لئے ۲ طریقہ کار اختیار کئے جا رہے ہیں۔ ایک تو آرڈیننسز جو ، 85 table ہوئے ہیں نیشنل اسمبلی میں وہ تو automatically draft bill ہوگئے ہیں۔ آئین میں چونکہ وہ adjustment نہیں ہوئی ہے، تو یہاں پر وہ draft bill نہیں ہوتے۔ تو آدھے آرڈیننسز کو ہم draft bill کی شکل میں یہاں reintroduce کر رہے ہیں تاکہ

کام بڑھ جائے ۔ آدھا یہاں سے initiate اور آدھا وہاں initiate ہوجائے۔ اب اس سلسلے میں ، میں نے رضا ربانی صاحب سے خود بات کی کہ ہم آپ کو ۳۰ ، ۳۵ آرڈیننسز ، یہاں پر جو draft bill لا رہے ہیں ان کی ہم آپ کو advance کاپیاں دے رہے ہیں۔ آپ ان کو examine کرکے یہ بتا دیں کہ کن آرڈیننسز پر آپ واقعی ترامیم چاہتے ہیں۔ کوئی improvement چاہتے ہیں۔ وہ ہم ضرور کمیٹی میں لے جائیں گے۔ باقی جن پر آپ نہیں چاہتے ان کو ہم یہاں پر take up کرلیں گے۔ اس طریقے سے کام آسان ہو جائے گا اور میں آج ہی، کم از کم جو میری وزارت سے متعلقہ ہیں ، ان کی advance کاپیاں دے رہا ہوں۔ ان کو یہ بیٹھک وقت سے پہلے دیکھ لیں ۔ ان میں سے ہمیں امید ہے کہ جہاں پر useful suggestions ہوں گی۔ کوئی ترامیم ہوں گی۔ we are ready to consider them. لیکن انہوں نے بھی مجھے ensure کیا کہ یہ filibustering نہیں کر رہے ہیں۔ وہ رولز کا تقاضا اس لئے کر رہے ہیں کہ ان میں کچھ نہ کچھ improvement ہو سکے۔ تو مجھے امید ہے کہ اس پروسیجر کے تحت ایسے مواقع نہیں آئیں گے ۔ مثلاً یہ جو آج کا بل ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم ترامیم چاہتے ہیں۔تو I am ready to take them

جناب چیئرمین : O.K. جی۔ رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! جو بات فاضل وزیر سرتاج عزیز صاحب نے فرمائی ہے اس میں انہوں نے بالکل مجھ سے بات کی تھی لیکن انہوں نے ۴۶ یا ۵۰ آرڈیننسز کی بات نہیں کی تھی۔ انہوں نے جو ان کے فنانس سے متعلق ۱۵ آرڈیننسز تھے یا bills وہ یہاں پر originate کرنا چاہ رہے تھے ، ان کے بارے میں بات کی تھی۔ تو میں نے ان کو اپوزیشن کی طرف سے یہ یقین دہانی دی تھی کہ ہم filibustering for the sake of filibustering نہیں کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں ۔ جب ہم گورنمنٹ میں تھے تب ہمارا یہی موقف تھا کہ ترامیم ہاؤس کی دونوں جانب سے لاء کو آنی چاہئیں تاکہ ایک قانون جو بنے وہ موثر قانون ہو کیونکہ اس کو سالوں سال Statute Book پر رہنا ہے اور وہ بہتر قانون ہو۔ تو انہوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ لسٹ دیں گے۔ ابھی تک وہ لسٹ مجھے نہیں ملی۔ جیسے ہی دیں گے اس میں ہم دیکھ لیں گے کہ کونسے آرڈیننسز ہیں جن میں ہم کوئی ترامیم نہیں کر رہے ہیں ۔ We are ready to let them pass it straightaway. لیکن یہ جو تقاضا ہم کر رہے ہیں کہ جی رولز کے مطابق چلیں۔ رولز کے مطابق legislation کو

لائیں ۔ جناب چیئرمین! صرف اور صرف ، میں دوبارہ یہ بات stress کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں filibustering کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ دونوں اطراف سے اور positive contribution in the law making ہو۔

We have no plans of filibustering legislation. We have been continuously fighting for the right of Parliament to legislate. And infact, that day when some body suggested that other institutions should take *suo moto* notice, I was the one who stood up and said that no, this is the exclusive right and domain of Parliament to legislate. So, we do not want to filibuster. But yet, if a situation like yesterday is going to be created where a bill, making amendments in over 75 sections,is given to us at 6 O' clock and we are asked to pass it at 6.30 then, this is the height of unreasonableness. So, if they are willing to cooperate, if they are willing to accommodate our point of view in legislation where it is possible, like we used to do in terms of the opposition Senators, we will cooperate with them because we want legislation to go through. But if they feel that they can bulldoze on the sheer brute of their majority then, as an Opposition, we will continue to play our role in blocking the bulldozing of legislation in the manner that it was done yesterday.

جناب چیئرمین۔ جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ legislative business ہمارا basic کام ہے اور اس legislative business میں ہمارے پاس مختلف قسم کے قوانین موجود ہیں۔ کچھ قوانین ہمارے ایسے ہیں جو کہ کمیٹیوں سے ہو کر آئے ہوئے ہیں اور ہمارا pending business ہے جن کو process کرنے میں ، جن کو یہاں pass کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ وہ الگ بات کہ حکومت اس کو pass کروانا چاہتی ہے یا حکومت اس کو pass کروانا نہیں چاہتی۔ دوسرا business ہے جو ابھی کچھ private members bill کی شکل سے introduce ہوا ہے۔ تیسرا business وہ ہے جو Ordinances کی شکل میں یہاں lay ہوا اور ان

کو حکومت bills کی شکل میں یہاں لانا چاہتی ہے۔ چوتھا business وہ ہے جو Ordinances کی شکل میں ہے لیکن اس کو حکومت نیشنل اسمبلی میں لانا چاہتی ہے۔ جناب والا! یہ چار قسم کی چار categories ہیں۔ Priority گورنمنٹ کی ہے کہ حکومت کی کیا پالیسی ہے، کس بل کو لانا چاہتی ہے، کس stage پر لانا چاہتی ہے۔ لیکن ایک بات میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس بات کے متعلق حتمی پروگرام بن جانا چاہیئے۔ اور اب تک بن جانا چاہیئے تھا اور اب تک ان تمام قوانین کی ایک لسٹ clear ہو جانی چاہیئے تھی جو pending ہیں، جو Ordinances کی شکل میں ہیں، جو Bills کی شکل میں ہیں، جس طرح بھی لانے ہیں۔

عام طور پر پارلیمانی روایات یہ ہیں کہ وہ لسٹ جو بنتی ہے اس میں سے کم از کم آٹھ دس بل ایجنڈے پر رکھ دیئے جاتے ہیں ۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت یہ بل اس Senate میں لائے گی ،جوں جوں ایک pass ہوتا جاتا ہے اس کے بعد دوسرا ،تیسرا ، چوتھا ، پانچواں ، چھٹا آتا جاتا ہے۔ اب آج جو بل ہیں یہ ہمیں رات کو بارہ بجے موصول ہوئے اور آج ان کی تمام motions موجود ہیں۔ تو میں جناب والا! نہایت مودبانہ حکومت کی اور راجہ صاحب کی خدمت میں بھی یہ عرض کروں گا کہ یہاں جو فضا ہے وہ فضا یہی ہونی چاہیئے کہ یہ ایک قانون ساز ادارہ ہے اور اس ادارے میں بیٹھے ہوئے لوگ اتنے باعزت لوگ ہیں کہ جب یہاں سے کوئی چیز pass ہو کر جاتی ہے تو اس میں اب تو لوگ یہ کہیں گے کہ تین سپریم کورٹ کے سابقہ جج بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ سیاستدانوں کو تو الگ رکھ دیجیئے وہ تو عام طور پر معصوم ہوتے ہی ہیں لیکن یہ بات ہو گی کہ سینٹ میں یہ بات نہیں دیکھی گئی۔ اس لئے time شیڈول سارا آنا چاہیئے، لسٹ comprehensive ہونی چاہیئے، وہ ایجنڈے پر place ہونی چاہیئے، ممبران کو اس کا نوٹس ہونا چاہیئے، bills کی proper circulation ہونی چاہیئے۔ اب یہاں کئی بل ایسے ہیں جو transmit ہو کر circulate نہیں ہوئے ، وہ circulate بھی ہونے ضروری ہیں۔ اس شیڈول کو اور اس پروگرام کو سارا بنانا یہ Ministry of Parliamentary Affairs یا جو بھی انچارج ہیں ان کا اور حکومت کا کام ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ جو ہم نے کام کرنا ہے اس کا ایک سارا شیڈول بن جانا چاہیئے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ complete list ہو پتا نہیں وہ سیشن میں تو complete ہوتی نہیں، کسی اسمبلی کا legislative process کبھی پورا نہیں ہوا وہ چلتا رہتا ہے، that is a contiuing process لیکن یہ شیڈول جو ہے یہ سارا بن جانا چاہیئے۔ اس

کے بعد آپس میں افہام وتفہیم شروع ہوتی ہے ۔ماشاء اللہ ہمارے لیڈر راجہ صاحب اس معاملے میں ان کی جو approach ہے وہ بڑی positive approach ہے ۔ ہمیشہ وہ سارے ہاؤس کو ساتھ لے کر چلتے ہیں اور ساتھ لے کر ہی چلنا چاہیئے کیونکہ اس طرح کی قانون سازی ہمارے لئے زیادہ بہتر ہوگی اور ہمارے ایوان کا وقار بھی اسی صورت میں بحال ہوگا جب یہ ساری صورتحال اس پروگرام کے مطابق چلے گی۔

جناب چیئرمین: تو آپ کی تجاویز بھی' رضا صاحب کی بھی بہت مناسب ہیں اور مجھے یقین ہے کہ راجہ صاحب نے نوٹ کر لیا ہوگا کیونکہ وقت تو ملنا چاہیئے' مناسب وقت ملنا چاہیئے۔ یہ جس طرح آپ نے شیڈول کی تجویز دی ہے میرا خیال ہے کہ راجہ صاحب بھی لاء منسٹری والوں کو یہ تجویز بھجوا دیں گے کہ باقاعدہ شیڈول بنا کے ان قوانین کو لایا جائے تاکہ اس پر موثر طریقے سے غور ہو سکے۔

راجہ محمد ظفر الحق : جناب چیئرمین! یہ تو مطالبہ ہم خود بھی کرتے رہے ہیں کہ legislative calender ہونا چاہئیے ۔ وہ آپ کے علم میں ہے ' اور ہاؤس کے علم میں بھی آگیا ہے کہ وہ کیلنڈر دے دیا گیا ہے جو legislative business ہے اس کے بارے میں بھی ہم نے یہی گزارش کی ہے کہ لاءمنسٹری طے کرے کہ ان کی priorities ان آرڈیننسز کو لیجسلیشن میں ڈالنے کے لئے کیا ہیں۔ تاکہ اپوزیشن اور حکومت کے جو ارکان اس میں participate کرنا چاہتے ہیں وہ اس میں اپنی تیاری کر لیں ۔ اپنی دوسری engagements ہوتی ہیں ان کو بھی adjust کر لیں اس لئے یہ کل کی بات انہوں نے کی کہ بڑا سیاہ دن تھا وغیرہ۔ میں اس میں جانا نہیں چاہتا تھا لیکن مجھے افسوس یہ ہے کہ کل جس طریقے سے یہاں کاغذ پھینکے گئے ' پھاڑے گئے آپ پر shout کیا گیا وہ مناسب نہیں تھا۔ میرا خیال یہ تھا ----

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے مشاہد صاحب ایسا معاملہ تو ٹی وی پر آنا چاہیئے۔

جناب مشاہد حسین سید : آئندہ آئے گا۔

جناب چیئرمین: آئندہ کیمرے تیار رکھیں۔ یہاں پر ready ہونے چاہئیں۔

راجہ محمد ظفر الحق : جس انداز سے ڈاکٹر صفدر عباسی یہاں سے گئے تھے میرا یہ خیال تھا کہ اگر میں جاؤں گا بھی تو وہ واپس نہیں آئیں گے ۔ وہ جانے کے لئے گئے تھے۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں وہ آجاتے ۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ ان کو غصہ جلدی آتا ہے اور جلدی اتر بھی جاتا ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : میرا نام لیا گیا تو میں دو منٹ عرض کر دوں۔

جناب چیئرمین: جی جی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : رضا ربانی صاحب نے کافی clarity سے بات کی ہے کہ کل کا احتجاج کیوں کیا گیا۔ اس میں کیا ہوا اگر کوئی کاغذ پھینکا گیا تھا اس میں اگر کسی کی دلآزاری ہوئی ہے تو میں معذرت بھی کر سکتا ہوں۔ ۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں غصہ اتر گیا۔ میں نے نہیں کہا تھا کہ ۔۔۔۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب ہم کل انتظار میں بیٹھے رہے ہیں اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے اور میں یہ بات بھی ریکارڈ پر نہیں لانا چاہ رہا تھا لیکن ہم باہر بیٹھے تھے۔ آپ ان کو کہہ رہے تھے کہ جا کر ان کو لے کر آئیں اور راجہ صاحب کی آواز مائیک پر آ رہی تھی کہ یہ لوگ جائیں تو جائیں۔ ہم بخدا اس لئے بیٹھے تھے کہ کوئی آئے اور ہمیں لے کر جائے۔ ان کی آواز آ رہی تھی کہ ' جائیں تو جائیں۔ کل کی بات جو میں یہ کہنا چاہ رہا تھا وہ صرف یہ ہے کہ میرے ہاتھ میں آرڈر آف دی ڈے تھا اور آرڈر آف دی ڈے پر میں یہ کہہ رہا تھا کہ 108 اور 109 کو suspend کرنے کا موشن ہے ' وہ آرڈر آف دی ڈے پر موجود نہیں تھا باقی تو یہ ہم سے illegality کروا رہے ہیں لیکن ایک چیز جو آرڈر آف دی ڈے پر ہونی چاہیئے وہ بھی illegality آپ سے کروا رہے ہیں ' ہم سے بھی کروا رہے ہیں ' اس پر میرا صرف اعتراض تھا اور میں نے صرف آرڈر آف دی ڈے کی کاپی جاتے ہوئے پھینکی تھی اور پھر میں یہ کہوں گا کہ اگر کسی کی دلآزاری ہوئی ہے تو میں اس پر معذرت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ بات اب ختم ہوگئی ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی : اسی سلسلے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی جناب راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی : جناب چیئرمین! اسی سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ جو

بات چھڑی ہے تو میں اس ہاؤس میں بیان کر رہا ہوں ورنہ میں ابھی راجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور کل ہی کے واقعے پر بات کر رہا تھا۔ میں نے راجہ صاحب سے گزارش کی کہ جب پیپلز پارٹی اس طرف تھی اور راجہ صاحب اور اپوزیشن بائیکاٹ کرتی تھی تو ہم لوگ تین چار وزیر اور جو دوسرے سرکردہ لوگ ہیں وہ بھی جا کر منت سماجت کرتے اور ان کو ہاؤس میں لاتے تھے۔ کبھی وہ ہماری گزارش مانتے تھے اور کبھی اپنی ضد پر اڑے رہتے تھے۔ مگر ہم نے وضع داری نہیں چھوڑی۔ ہم جاتے تھے۔

جناب چیئرمین: نہیں، صحیح بات ہے۔ اس پر میں آپ سے متفق ہوں۔ اگر یہاں سے کوئی صحیح نہ کام کرے تو میں درخواست کروں گا کہ وزارت منت سماجت ایک بنا دی جائے تاکہ ایک وزیر اس کام کے لئے ہو۔

جناب حسین شاہ راشدی: اس کے بعد یہ بھی ہوا ہے کہ جب بھی اپوزیشن نے گزشتہ دور میں بائیکاٹ کیا یا واک آؤٹ کیا تو آپ خود حکم کرتے تھے اس سائیڈ کو کہ جائیں یا آپ دس پندرہ منٹ کا وقفہ دیتے تھے۔ آپ اٹھ جاتے تھے تاکہ ان کا temper cool down ہو جائے۔ کل آپ کے مزاج بھی برہم تھے۔

جناب چیئرمین: بہرحال I will take note of this اس سلسلے میں یہ تھی کہ یہ قانون lapse کر رہا ہے دس کو۔ تو یہ میرے ذہن میں تھا اور میری بھی مجبوری تھی کہ اس قانون کے لئے کچھ قواعد کو معطل کیا گیا تھا اور میں نے اس پر زیادہ resist نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قانون lapse ہو رہا ہے۔ تو بہرحال آپ کی جو تجویز ہے کہ جانا چاہیئے تھا اس سے میں اتفاق کرتا ہوں۔

جناب حسین شاہ راشدی: تو میں گزارش کروں گا راجہ صاحب کو، میں نے کہا کہ آہستہ آہستہ اس طرف جانے کے بعد وضع داری کا دامن ان کے ہاتھ سے بھی کھسکتا جا رہا ہے۔ کل جو آرڈیننس lapse ہو رہا تھا اس پہ چیئر کو تشویش نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ وہ حکومتی بنچوں کو ہونی چاہیئے تھی کل تو انہوں نے --

جناب چیئرمین: راشدی صاحب اس کا اثر پتہ ہے کیا ہوتا ہے کہ اگر گیارہ تاریخ کو خدانخواستہ کہیں پہ کوئی قتل ہو جاتا تو کوئی قانون نہیں تھا کہ اس مجرم کو پکڑا جائے۔ مجھے ان

چیزوں کا احساس ہوتا ہے۔

جنابحسین شاہ راشدی : مگر گورنمنٹ کے پاس بہت سی ترکیبیں ہوتی ہیں ۔ ایک دن کے لئے نیشنل اسمبلی کو prorogue بھی کر سکتے تھے ایسی بات نہیں ہے جو آرڈیننس سات برس سے چل رہا تھا وہ ایک روز بھی چل جاتا۔ مگر کل انہوں نے ایسے کیا کہ زوجہ delivery کے لئے جا رہی ہے' اس وقت میاں کہتا ہے کہ میرا نکاح اس کے ساتھ کروا دو۔ یہ کل کچھ اس طرح کی بات ہوئی تھی اگر ان کو کرنا تھا تو جس طرح رضا ربانی صاحب نے کہا کہ 27 مارچ سے اجلاس چل رہا تھا اس وقت ان کو معلوم تھا کہ lapse ہو رہا ہے تو انہوں نے اس وقت پیش کیوں نہیں کیا۔

Mian Raza Rabbani: Sir, point of order.

جناب چیئرمین۔ جی میرے خیال میں اب points of orders کو ختم کریں and we have to go ahead now.

میاں رضا ربانی۔ جی ایک آئیٹم ہے اور فاضل فارن منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں۔

Mr. Chairman: Is this matter now finished?

Mian Raza Rabbani: This matter is finished.

Mr. Chairman: OK.

پھر جاوید اقبال عباسی کو میں نے promise کیا تھا کہ میں آپ کو وقت دوں گا ۔ جی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : جناب چیئرمین ' میں آپ سے اجازت چاہوں گا اور آپ کے دو تین منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر ایک منٹ ہوتا ہے آپ کو دو منٹ دے رہا ہوں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : لمبی نہیں میں مختصر بات کروں گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے دوست اقبال حیدر صاحب نے کہا کہ نواز نامہ' پہلی بات تو یہ ہے کہ تین سالوں میں یہ کہتے رہے کہ بینظیر آئے گی خوشحالی لائے گی وہ تو سب نے دیکھ لیا ہے اور اس کا ازالہ ہم اس وقت

کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس ملک کا بیڑہ غرق کیا۔ نمبر ۲ میں یہ تجویز دوں گا اپنے ممبران کو جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہمیں کسی کو منانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عوام کی نظریں ہم پر لگی ہوئی ہیں ہمارے قائد نے جو عوام سے وعدے کئے ہیں، ہم بلڈوز کریں لیکن قانون سازی ہر صورت میں ہونی چاہیئے، احتساب کابل آنا چاہیئے ۔ جتنے بل ہیں جلدی سے پاس ہونے چاہئیں، یہ جاتے ہیں تو جائیں ان کو ہم منائیں گے نہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ان کا اپنا ایک پوائنٹ آف ویو ہے it is not the point of view of the rest of the people here یہ صرف ایک آدمی کا point of view ہے ۔ رضا ربانی صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے۔

شیخ رفیق احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : جی شیخ صاحب۔

Sheikh Rafiq Ahmed: Mr. Chairman, if I rightly recall, you have given indication that you will consider and decide the production of an elected member from Sindh.

جناب چیئرمین : First get rid of the other thing وہ بھی کریں گے، وہ بھی کرتے ہیں۔ جی جناب رضا صاحب آپ کا مسئلہ کیا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, thank you, I would take this advantage of the honourable Foreign Minister being present and sir, I would, at the very outset, like to say that what I am about to say the honourable Foreign Minister....

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I have to go at 12.00.

جناب چیئرمین: اور تو آپ کا کوئی کام نہیں ہے سرتاج عزیز صاحب۔

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I beg to lay a copy of the recommendations of the National Finance Commission, 1996 together with an explanatory memorandum as

required by Article 160(5) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. As I will recall. I had promised to lay this within this week. so I have laid it.

Mr. Chairman: So, copy stands laid before the House.

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman, I will just take a minute then after that I am free and we are free to answer anything that the honourable member wants.

جناب چیئرمین: جی آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب گوہر ایوب خان: جناب یہ آئٹم 4 پر چلے جائیں and then we can go on to item.....

جناب چیئرمین: یہ آئٹم 4 کیا ہے؟ I hope there is no suspension. Item No.4.

INTRODUCTION OF BILLS

Mr. Gohar Ayub Khan: I beg to introduce a bill further to amend the Representation of the People Act, 1976 [The Representation of the People (Amendment) Bill, 1997]. And I request that this be sent to the Standing Committee.

Mr. Chairman: O.K. Mr. Gohar Ayub Khan, the Minister Incharge for Law, Justice, Human Rights and Parliamentary Affairs has introduced a bill further to amend the Representation of the People Act, 1976 [The Representation of the People (Amendment) Bill, 1997]. The Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned.

جناب سرتاج عزیز، آئٹم 5, 6, 7 & 8 ڈراپ ہوگئے and I now, beg to introduce 9.

جناب چیئرمین: جی کردیں جی نمبر 9-

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I beg to introduce a bill to make provision for the establishment and operation of book-entry systems for the transfer of securities by central depository companies [The Central Depositories Bill, 1997].

Mr. Chairman: Mr. Sartaj Aziz, the Minister for Finance, Economic Affairs and Statistics has introduced a bill to make provision for the establishment and operation of book-entry systems for the transfer of securities by central depository companies [The Central Depositories Bill, 1997]. The bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned.

(interruption)

Mr. Chairman: Any thing else to be introduced. No, O.K.

ختم ہوئی بات۔ جی جناب رضا ربانی صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے فارن منسٹر کے بارے میں۔

Mian Raza Rabbani: Yes, sir. My point of order, relates not tothe speech or the statement that he made while he was in New Delhi, but I am talking about the NAM declaration that was subsequently released and which has come in the press. To that effect I am saying that the delegation that went to the NAM Conference in New Delhi, failed to have the name of Kashmir mentioned by name in the NAM declaration that was issued. The text of the declaration that has appeared in a section of the press and that is the only material to which I am privy too,. talks not about the right of self determination of Kashmiri people but it talks about the right of self determination in general terms.It talks about the right of self determination of people, people of the entire world.It does not talk about the right of self determination of the people of Jammu and Kashmir in specific. Neither does

it speak of any violation of humam rights that have been committed by the Indian forces in the occupied state of Jammu and Kashmir. There is a reference to the brutalities but that again is in general terms, there is no specific mention of Kashmir in the NAM declaration.

Mr. Chairman: Yes, Gohar Ayub sahib, would you like to make response to this?

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, I am grateful to the Senator for raising this issue. I would like him to take the declaration that was submitted in the Carta Hina conference in which former Prime Minister Benazir Bhutto was also present. Usually it is for the foreign Minister but the Prime Minister of Pakistan went. The normal format of NAM has been that Kashmir by name has not been mentioned in any of the declarations, in NAM it is so and even in the Carta Hina declaration, despite the fact that the Prime Minister of Pakistan was there and I think the honourable Senator firstly, may have been there also with a very large team. The Kashmir name reference as such was not there. I would be very grateful to the honourable Senator if he can get from the Mohtarma Carta Hina declaration of NAM which was given that went against us. A lot of things went against us for which I had to take a very large team to Delhi and had that rectified. We are very satisfied, sir, and I am very proud of Foreign Office that they have worked day and night and if you look at the record in Delhi, the Pakistan delegation did an excellent job and we were right on top in Delhi. Thank you very much.

Mr. Chairman: Shafqat Mehmood sahib.

جناب شفقت محمود ، شکریہ چیئرمین صاحب۔ جناب آج کی اخبارات کی جو سرخیاں

ہیں ۔ ان میں سب نے دیکھا ہو گا کہ 87 سرکاری ملازمین کو suspend کر دیا گیا ہے ۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے پاکستان کی تاریخ میں اتنی زیادہ suspensions یک جنبش قلم کبھی نہیں ہوئی۔ میں جناب یہاں شروع میں عرض کردینا چاہتا ہوں کہ میں ذاتی طور پر اس چیز کا قائل ہوں اور میرا یہ belief ہے کہ جو لوگ کرپٹ ہیں، جنہوں نے اس ملک کو لوٹا ہے ، جنہوں نے اس ملک کے ساتھ زیادتی کی ہے انکے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہیئے ۔ ان کے خلاف ہرقسم کی قانونی کارروائی ہونی چاہئیے اور ان کو واقعی ایک مثالی سزا دینی چاہیئے تاکہ سب پہ اثر پڑے اور لوگوں کو یہ پتہ چلے کہ جنہوں نے اس ملک کو لوٹا ہے انہیں کوئی معافی نہیں ہو گی ۔ لیکن جناب اس چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ جو suspension ہے civil servants کی ، اس سے پہلے کہ ان کو چارج شیٹ کیا جائے ، پہلے ان کے جو الزامات ہیں وہ ان کو بتائے جائیں ، یہ طریقہ کار کبھی بھی درست نہیں ہوا in fact ایک چیز سروس میں ہمیشہ کہی جاتی تھی اور سروس ٹریبونل میں اور باقی سارے superior courts نے اس چیز پر hold کیاہے کہ suspension is not a punishment. It should not be used as a punishment. لیکن اس میں جو آج کارروائی کی گئی ہے اس سے ایسے لگتا ہے کہ جن لوگوں کو suspend کیا گیا ہے اس سے پہلے کہ ان پر الزام ثابت ہو یا نہ ہو ، وہ اپنے منطقی انجام تک پہنچیں یا نہ پہنچیں، پہلے ہی ان کے خلاف یہ suspension کر کے ایک قسم کی punishment ان کو دی گئی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ جب suspension ہوتی ہے تو جو تنخواہ ہے وہ بھی پوری نہیں دی جاتی ہے تو یہ punishment, before the allegations have been finalised, punishment before they have been given a chance to defend themselves. میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے ۔

اس کے علاوہ جناب میں نے اس لسٹ کو بڑے غور سے دیکھا ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ اس لسٹ میں ضرور بہت سارے نام ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں پریس کے اندر اور عوام میں بہت شکوک و شبہات پائے جاتے تھے اور وہ تو وقت ہی بتائے گا کہ وہ صحیح ہیں یا نہیں ۔لیکن اس میں چند نام ایسے بھی ہیں جو کہ انتہائی اچھی reputation رکھتے تھے اور رکھتے ہیں ، اور جن کے بارے میں بڑا مشکل ہے کہ کوئی انگلی اٹھا سکے کہ ان لوگوں نے کبھی کسی سٹیج پر کرپشن کی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے مجھے تھوڑا خدشہ پیدا ہوا ہے ۔ ایک ڈر پیدا ہوا ہے کہ

کوئی بھی ایسا افسر چاہے ' وہ صاف ہو ' چاہے clean ہو ' اچھا ہو لیکن اگر کسی سابقہ حکومت میں اس کو کوئی اعلیٰ عہدہ ملا ہے یا ایسا عہدہ ملا ہے جس میں اس کے پاس کوئی طاقت رہی ہے تو صرف اس بنا پر کہ وہ پاورفل تھا ۔ یاایک ایسی پوزیشن میں تھا جو پاورفل ہے۔ اس کے خلاف یہ کارروائی اور suspension جو ہے تو یہ مجھے کچھ گھبراہٹ محسوس ہوئی ہے ۔ اور اس سے ایک' اللہ نہ کرے' میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہو گا ' لیکن یہ trend ایسا چل پڑے کہ جہاں پر لوگوں کے خلاف کارروائی اس summary انداز میں شروع ہوگئی تو جناب مجھے پھر ڈر ہے کہ جو طاقت کی مرکزیت کے بارے میں' جب 8th Amendment پاس کیا جا رہا تھا تو وہ جو خدشات ظاہر کیے جارہے تھے' تو یہ نہ ہو کہ وہ درست ثابت ہو جائیں ' تو اس لیے میری اس سے زیادہ اور کوئی گزارش نہیں ہے۔ میں یہ پھر کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے کرپشن کی ہے ان کو سزا دی جائے ۔ ضرور ان کو مثالی سزا دی جائے لیکن سزا دینے سے پہلے چارج شیٹ مرتب کی جائے ۔ ان کو وہ serve کی جائے اوریہ جو suspension اور جو پبلک میں بدنامی ہے یہ نہ کی جائے یا اس سے احتراز کیا جائے کیونکہ یہ خطرناک trend ہے اور اس trend کو روکا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب لون صاحب ۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, ever since this government took over, to my knowledge they have concentrated on the question of Ehtesab of the bureaucrats, as well as. other sections of society who indulged in loot during the previous regime. Now, the list of the bureaucrats, is not, confined to 87 to my mind it runs into hundreds, out of which these 87 persons have been selected and placed under suspension. This suspension is strictly in accordance with law. If you look to the Efficiency and Discipline Rules; a government servant against whom there are some allegations initially, he can be placed under suspension with the permission of the competent authority. As has been said by the learned Senator, this suspension is not a punishment but it is the first step for commencement of disciplinary proceedings

against the government servant. Now, as a first step, they have been placed under suspension. I assure the learned Senator that law will take its course. They will be issued charge sheets, enquiry will be conducted where necessary and proceedings will conform fully to the requirements of law. It is not the intention of this government to victimise any one or to demoralize the services. Those who are honest and working efficiently, they will be encouraged of course, those who are corrupt and have been looting this country, they should be brought to book. The suspension is the first step and since law permits it before initiating proceedings against them, their suspension was inevitable and there is nothing wrong with it.

(interruption)

Mr. Chairman: Obviously, he has a background.

لیکن مناسب ہے کہ یہ حکومت کی طرف سے آئے اگر کوئی ایسی بات ہے۔

Mr. Shafqat Mahmood: Sir, before the honourable Minister says something, let me just clarify one thing. The honourable former judge of the Supreme Court says that the suspension is the first step. Is this a necessary step? Does the law say that suspension has to be done? No sir, law does not say that Law only provides for a provision of suspension but the provision of suspension is used in extreme cases. If at the end of the day, these people or at least some of them, the charges are not proved against them, then what happens. That means they have already been condemned. So sir, suspension is not the first step. Suspension is an extra ordinary measure and should only be resorted to in extra-ordinary circumstances. And therefore, to say as if there is a sequence in this and the first sequence is suspension, I disagree with the interpretation of law

by the honourable former judge of the Supreme Court.

Mr. Jamiluddin Aali: Sir, Senator Lone has correctly stated the legal position. But actually, it is for the government to answer the question. Only on a point of information sir, I would like to submit that in 1969, 303 officers of the government were dismissed, they were not even suspended. They were straight away dismissed under a Martial Law Regulation. That was Martial Law. In 1972, I think, the honourable Senator would recall because he had been a government servant himself and many in the House I think, were young enough and wise enough in those days, Mr. Jatoi, the then Communication Minister in a telecast announced the dismissal , not even suspension which is not a punishment at all, that has been expressed. He announced the dismissal of around 1300 officers out of which about 10 were already dead.

جناب چیئرمین۔ راجہ اورنگ زیب۔

راجہ اورنگ زیب۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے سینیٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ خود بھی بیوروکریٹ رہ چکے ہیں اور ان کی اس تقریر سے میں نے یہ تاثر لیا ہے کہ وہ بدعنوان، کرپٹ اور ملک کی لوٹ مار کرنے والے جو بیوروکریٹس ہیں، ان کو تحفظ دینا چاہتے ہیں ۔ جبکہ انہوں نے فرمایا ہے کہ suspension is not a punishment تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر suspension punishment نہیں ہے تو یہ Efficiency and Discipline Rules, 1973 کو اٹھا کر دیکھیں اس میں سب سے پہلا step ہی یہ ہے کہ جب کوئی کرپٹ افسر بددیانتی کا مرتکب پایا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کے خلاف preliminary enquiry کی جاتی ہے اور اس کے بعد suspension, second step ہے ۔ لہذا suspension اسی افسر کی ہوتی ہے جس کے خلاف یہ ثابت ہو جائے کہ وہ بددیانت ہے، کرپٹ ہے یا اس نے کوئی لوٹ مار کی ہے ۔ میں جناب والا! آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر ہم نے یہ اپنے منشور میں وعدہ کیا ہے قوم کے ساتھ کہ ہم اس ملک سے کرپشن، لوٹ

مار، بددیانتی کو ختم کریں گے تو اس کے لئے ہمارے قائد نے ، ہمارے ملک کے سربراہ نے اگر یہ initiative لیا ہے تو ہمیں اس کی تائید کرنی چاہیئے اور ان کا ساتھ دینا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی ۔ مشاہد حسین صاحب ۔

Mr. Mushahid Hussain Sayed: Thank you Mr. Chairman. First of all, I would like to make some facts clear on the whole thing because the honourable member was factually inaccurate by saying that this was the first time it happened. His own worthy leader, in his regime in 1972, they had summarily sacked 1400 people.

Mr. Chairman: 1300 people.

Mr. Mushahid Hussain Sayed: 1300 something.

So factually, let me ۔ ایک دم ریڈیو announcement میں ، ٹیلی وژن میں کیا تھا انہوں نے make it very clear, کہ آج تک پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا ۔

Second sir, since the government of Prime Minister Nawaz Sharif took office on 17th February, 1997, it has been focussing on this issue of accountability to which it has a commitment to the entire country and this action has been taken after complete inforamtion was collected from various sources, after a thorough investigation of facts and then on that a conclusion was arrived at, that these people have to be suspended which is an initial mild action taken. And these officers will be allowed full recourse under the existing rules and the law of the land to present their case and there is no victimization of any kind and I would also like to clarify that there seems to be a contradiction in the statement of the honourable member, on the one hand they talk of accountability, کہ جی کچھ پکڑیں ، لوگ جو چور ہیں ، ڈاکو ہیں ان کو گورنمنٹ کچھ کر نہیں رہی when the' government takes action, کہتے ہیں کہ یہ غلط کیا ہے

Question is that this is a commitment of the government to start accountability under the rules, under the law of the land and this will be carried to its logical conclusion but this action has been initiated after complete investigation, after collection of thorough information from various soruces.

جناب چیئرمین: شکریہ جی ۔ شفقت محمود صاحب ۔

جناب شفقت محمود۔ پہلے تو میں راجہ اورنگ زیب صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ اپنی statement میں یہ کہا کہ میں سب سے زیادہ خواہش مند ہو ں اس چیز کا کہ جن لوگوں نے بدعنوانی کی ہے ان کے خلاف نہ صرف کارروائی کی جائے بلکہ ان کو مثالی سزا دی جائے اور شاید اس لسٹ میں ایسے لوگ ہیں جن کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ انہوں نے یہ سب کچھ کیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ ان کو قرار واقعی اور مثالی سزا دی جائے گی ۔ تو اس بارے میں یہ سمجھیں کہ میں جو بات کر رہا ہوں ، میں کسی کی جو بدعنوانی ہے یا بداعمالی ہے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہوں قطعاً یہ بات نہیں ہے - میں صرف گزارش یہ کر رہا ہوں کہ جس طریقے سے suspension کی گئی ہے suspension سرکاری ملازموں کی ضروری نہیں ہے کوئی condition ایسی سروس اور discipline rules کی نہیں ہے کہ suspensionلازمی ہے اور اس میں کچھ ایسے نام مجھے نظر آئے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ صاف ہیں -

جناب چیئرمین: یہ آپ پہلے بات کر چکے ہیں so you are just repeating

جناب شفقت محمود۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ جو ایشو میں اٹھا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ جو suspension کا طریقہ کار ہے اس سے بہتر ہے کہ آپ ان کو charge sheet کریں allegationsدیں اور ان کے خلاف کارروائی کریں ۔

جناب چیئرمین : بہر حال ٹھیک ہے we will see when it happens اچھا جی now we will proceed to the next item, what is the next item on the agenda کچھ ہے جی ۔ خالد انور صاحب there was a point of order regarding you today راشدی صاحب نے کہا تھا کہ جی آپ نے کل جو بیان دیا ہے وہ صحیح نہیں ہے لیکن میں statementدیکھ رہا تھا آپ

کی ۔ آپ نے دیکھی ہے اپنی statement کل کی Have you seen that statement?

Mr. Khalid Anwar: No, I have not seen it, sir.

Mr. Chairman: See that.

verbatim record دیکھ لیں آپ ۔ پڑھ لیں I think جو آپ کا خدشہ تھا وہ درست نہیں ہے انہوں نے یہی کہا تھا کہ inadvertent decision تھا لیکن وہ درست ہو گیا ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں پڑھ کر بتاتا ہوں کہ وہ کیا تھا let me have a look at it میں پڑھ دیتا ہوں ۔ خالد انور صاحب کا کل جو بیان تھا وہ یہ ہے : انہوں نے یہ کہا ہے کہ misconception ہے :

"I think the misconception is understandable because I myself also read the newspaper report this morning to the effect that the Chief Justice has been appointed as an Acting Governor. I think there was some inadvertent decision but to the best of my knowledge and information, it was checked and honourable senator's grievance no longer exists. The Speaker is being appointed as acting Governor. I think you will be pleased to hear this the Chief Justice will not be appointed."

So I think,

انہوں نے یہی کہا ہے کہ yes اخبار میں آیا ہے inadvertent decision ہوا تھا لیکن درستی ہو گئی this is what I understood

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہرحال میں نے پڑھ دیا ہے I don't want to enter into a debate آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی غلطی ہوئی ہے تو موشن دے دیں ۔

جناب حسین شاہ راشدی ۔ جناب میں موشن دے رہا ہوں لیکن اس میں اتنی معصومیت بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال یہ میں نے پڑھ دیا جو لکھا ہوا ہے اور میں نے اپنے پاس سے کچھ نہیں کہا۔

So this is what he has said and it is on record and I have read it before you

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میری عرض یہ ہے کہ جناب والا! کل بدھ کا دن آپ نے رکھا تھا to hear the Advisor on Law and the Interior Minister for the production of Mr. Asif Ali Zardari اور کل کے ہنگامے میں ہماری یا آپ کی نظرکرم ان کی طرف نہیں گئی اور چونکہ یہ لوگ آج موجود ہیں تو ہم چاہیں گے کہ آپ اس کو لیں ۔ کیوں کہ پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے اور ایک elected member اس انتظار میں ہے کہ کب rules کے مطابق ان کے لئے production order کئے جائیں گے۔

DISCUSSION ON PRODUCTION ORDER FOR SENATOR ELECT.

Mr. Chairman: O.k. Yes, Khalid Anwar Sahib, you are aware of the point which has been raised and I will be grateful if I can get your assistance on those points. I think you are aware of them and the implication of Rule 72(a), points

کا تو آپ کو پتا ہے کہ کیا raise ہوئے ہیں ۔ ان کی طرف سے یہ raise ہو رہا ہے کہ جی he is a member, he is entitled to be called, the Chairman has the power under 72(a) and it should be exercised یہ ان کا generally موقف ہے۔ اس طرف سے جو main points raise ہوئے ہیں وہ یہ ہوئے ہیں کہ نہیں it is a discretionary power. It does not mean that the Chairman has to call him and in exercising that discretion a, b, c, elements should be taken into consideration. Number 2, some members have raised the point that 72(a) only applies to a member of the House, not to a person elected as a member and

therefore, the power is not available and of course, thirdly to the question of who has the custody

وہ بھی پوائنٹ raise ہوا تھا لیکن you know اس کے بارے میں ان کی طرف سے تھا کہ production order جو ہے وہ courts کی ہے لیکن اعتزاز احسن کا یہ کہنا ہے کہ جی custody بھی ہو اور عدالت بھی کرے۔ یہ بات میرے لئے نئی تھی اور frankly میرے ذہن میں یہ بات نہیں تھی۔ بہرحال اعتزاز احسن کی argument یہ تھی کہ جی ان کو لانے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے ، عدالت بھی آرڈر کرے گی اور چیئرمین بھی کرے گا which really from my point if we make the whole fairly confusing کہ یہ کیا رول ہوا اگر اس قسم کی چیز ہے تو I would like to have your assistance in all these matters

Mr. Khalid Anwar: Sir, I am indeed conscious of the ambit of the controversy which has taken place, I was also present on the first day when we witnessed (XXXXXX) scenes on the floor of the House when an honourable member was presiding , the question related to the taking of an oath and what happened was that at that stage, the Presiding Officer......

Mian Raza Rabbani: Point of order.

جناب چیئرمین ۔ اب ذرا بات سن لیں۔ You see the point of order can not be used to interrupt a speaker. مجھے سن لینے دیں it is a serious argument , let me hear him.

Mian Raza Rabbani: It is a serious argument but the honourable Advisor for Law should learn to mind his language, he has used the word (XXXXX) for members of this honourable House.

Mr. Chairman: Suppose, an honourable member uses a word(XXXX), is that good before you.

Mian Raza Rabbani: You expunged that.

(The word XXXX expunched by the order of the Chairman)

Mr. Chairman: OK. I expunge this also then.

Mian Raza Rabbani: Right, thank you sir.

Mr. Khalid Anwar: Sir, what happend was that ....

Mr. Chairman: And please no interruption while the speaker is speaking.

بعد میں اگر آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

Mr. Khalid Anwar: When we had the Presiding Officer, he was not allowed to conclude his remarks, there were repeated interruptions. There was shouting, those were scenes which did not add to or enhance the dignity of the House. We also had a scene yesterday when an honourable member came and flung papers on the floor. Another honourable member came and shouted at the Chairman. There were scenes of mass hysteria in front of the entire nation. One honourable member was shouting and shouting at the pitch of his voice and this hysteria came to, in fact, certain other members also. Now it is most unfortunate that these scenes are taking place on the floor of the House. Also specially, this is in the context of the present issue and I will be placing before, you, in a moment, speeches made on the floor of the House on this very issue by the then Law Minister, by the then Minister of State for Law, so that we can have a proper appreciation of what the views then were, what they now are, whether these views are being advanced in good faith or in order to make a political point. Before that, sir, I need to invite your attention to the fundamental concept of who exactly is a member of the House, that is the first and the most basic point.

Sir, Rule 72 (a) pertains to a member. Now, we begin with Article 65 of the Constitution. This says: "A person elected to a House shall not sit or vote until

he has made before the House oath in the form set out in the Third Schedule. The word is " A person" not "A member". As a person who is being elected, the Constitution chooses to describe him not as a member but an elected person and when does his Constitutional right or entitlement commenced, it says; "he shall not sit," despite the fact that he has been elected to a House, is an elected person, shall not sit or vote until he has taken an oath. Now, this is the requirement of the Constitution.

I think there is no dispute on the point that Mr. Zardari has not yet taken an oath. He has not taken an oath. Under the Constitutional mandate quite clearly he is, most emphatically, not a member of the Senate. I examined and I found this document very very interesting, the letter that he has addressed and a response went and the response went from the Senate, Mr. Abdul Qayyum Khan. This is the document dated 17-3-1997, it is addressed to Mr. Asif Ali Zardari and he describes him as "Senator Elect", not "Senator", and the letter begins with: "Dear Senator Elect" then it goes on to speak to work that his letter has been received and this is the reply. Now, I thought that this was an absolutely accurate description: "Senator Elect". But I could understand it when I thought that the Senate Secretariat obviously has approached this matter properly. But what did Mr. Zardari say? How did he choose to describe himself. I thought that even more important. I found it interesting enough and this is the letter sent on 15-3-1997, signed by Mr. Asif Ali Zardari personally. This is the letter addressed to you, sir, and says; I have been declared, elected as a Senator on a general seat from Sindh, in the Elections of Senate held on March 12, and then he goes on to talk about the Mir Murtaza Bhutto case and then he signs himself: "Yours faithfully, Asif Ali Zardari, Senator Elect". Mr. Zardari does not choose to describe him self as a

Senator, I think that is conclusive. He considers his status simply to be a "Senator Elect", not a member of the House. Now, sir, after this categoric admission of his own status by Mr. Zardari, it is certain presumtuous on the part of any one else to say: No, sir, he is not a Senator Elect, he is a Senator. He does not consider himself a member of the House. How then can it be argued on his behalf that he should be considered for the status of a Member.

The Constitutional mandate is there, his own admission is there. Let us travel further, sir. Let us look at the notification of 17-3-1997 and let us see how that describes him. This is the notification dated March 17, 1997. Election Commission of Pakistan, Islamabad, 17th March, 1997. In pursuance of Section 25 of the Senate Election Act, 1975 read with clause (c) of Article 224 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Chief Election Commissioner hereby publishes the names of, who, the candidates returned to the Senate of Pakistan. This is the official press notification. Mr. Zardari's name appeared at item No.2. The official notification does not describe him as a Senator but simply as a returned candidate. Now we have got a conclusion of atleast 3 factors:

a) The constitutional mandate

b) Mr. Zardari's own admission; and

c) the gazette notification.

Let's see what is the requirement of the Act itself. How does the Act deals with it? This is the Senate Elections Act of 1975. Now it has a number of definitions in section (2), clause (b) is candidates, and then we travel to clause (m), m for mother, returned candidates. Who is a returned candidate? A returned candidate means a candidate who has been declared elected as a member under this Act. He is simply a returned candidate.

(Interruption)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Khalid Anwar.

Mr. Khalid Anwar: I wish the honourable members at least have no musical laugh.

Mr. Chairman: Please don't get distracted about what they are doing

They are deliberately trying to distract you. آپ اپنی بات کریں۔

Mr. Khalid Anwar: This is the statutory evidence of Mr. Asif Ali Zardari. He is a returned candidate.

(Interruption)

جناب چیئرمین: آپ کو موقع ملے گا۔ آپ اس پر جواب دیں گے۔

Mr. Khalid Anwar: What a situation here is, that under section 25, now we travel to Section 25 which is the declaration of the result of the Election. Again we find the same concept reiterated.

Section 25, sub-section (1) on receipt of the results of the Election under sub-section (2) of section 24, the Commissioner shall publish, in the official gazette, the names of the returned candidates.

Now sir, we have got the Constitution, we have got the gazette notification, we have got the letter of Mr. Asif Ali Zardari. Not a single one of these documents describes him as a Senator or a member of this House. Not one document. They are all unanimous on one point which is that he cannot appropriately be described as a Senator. Sir, when we look at the last document, final document, the rules of the Senate of Pakistan, we find again that he has no entitlement. These are the rules of the Senate. He has no entitlement to sit in the House or vote or participate in the proceedings until he has taken an oath

under the rules. That is the final document.

Now sir, again the order of statutory evidence of record of his admission, how can anyone conceivably argue that he is a member of this House? Quite patently he is not a member. He may be anything else. He is not a member. He is not entitled to exercise any rights. Now sir, this leads me to the second fundamental point which is this.

Rule 72(a) postulates a conditional exercise of powers by the Chairman. This is what the rule says.

The Chairman or Chairman of a Committee may summon a member in custody, a member in custody, that is the first fundamental postulation. A member in custody, on the charge of any offence or under any law relating to the preventive detention to attend a sitting. How can a non-member attend a sitting. It is clearly provided in the Constitution and the rules. To attend a siting or sittings of the Senate or a meeting of a Committee, he is not a member of any committee. He is most emphatically not a member of any committee. These are the two purposes and the only two purposes for which this power is to be exercised. (i) to attend the sitting, (ii) to attend the meeting of a Committee. This is not open in the rules. It is a limited issue, it is confined, it is circumscribed, and then it goes on to say, or meeting of a Committee of which he is a member if he, that is to say the Chairman, considers his presence necessary. Now we have got, therefore, three conditions. The first condition is, he must be entitled to attend the sitting, the second is, he must be entitled, in the alternative, to attend a meeting of a Committee and the third is, is his presence necessary? Now these are three conditions. Unfortunately, Mr. Zardari does not fulfil a single condition. This rule is predicated on a basic assumption which is that

there is a sitting and the presence of a member is required or necessary. Now what are the criteria on the basis of which we can say a member's presence is necessary. This of course, assumed what does not exist in the fact of this case that he is a member but let me make this assumption just for a moment. Let us assume that he is a member, why should his presence be necessary? We can think of hypothetical reasons. If there is a member, for example, he has moved a private bill, certainly his presence is necessary.

جناب چیئرمین: نہیں اگر آپ یہ assume کرتے ہیں تو Oath taking ضروری نہیں ہے۔

Mr. Khalid Anwar: Certainly, it is vital, it is imperative. It cannot be done without him. You are absolutely right. It is inconceivable: I am just taking the argument on a hypothetical basis, on a stage further. Assume there is a member, assume that he has taken an oath. Assume that he is arrested on a criminal charge, is it mandatory, in each and every circumstance, for his production to be ordered? I am assuming this is the second stage of the argument. Now there are two possibilities. (i) every time there is a Senate Session, all members who may have been arrested ought to be present. That is one point. The other possible view is, (ii) even if there is a member of Senate, even if there is a Session of the Senate, there should be requirement of necessity of his presence. Now it was perfectly possible for the framers of this rule and this rule was framed by consent, unanimously, to have deleted these words 'if he considers his presence necessary', it was certainly impossible. If so, then the result would have been, consequence would have been that in every case all that was requisite for a member to establish is, that there is a sitting and he is entitled to come, no further application is necessary. But this House, unanimously in its wisdom, decided to the contrary.

The decision was despite the fact that there is a sitting of the Senate or a Committee meeting, his presence must be established to be necessary. Now, I just wonder why Mr. Zardari's presence is so necessary or essential. I agree, there are certain matters on which he is an authority. If it is a matter of money, I freely concede, he is an authority. If it is a matter of finances, I freely concede that Mr. Zardari is the leading authority on these topics in the Islamic Republic of Pakistan. But unfortunately we are not dealing with those particular cases at this point of time. We are dealing with a general concept. Mr. Zardari has to establish beyond any reasonable doubt to your satisfaction, not to my satisfaction, to the Chairman's satisfaction, firstly, that he is a member, secondly, that his presence is necessary.

جناب چیئرمین ، آپ کے خیال میں what would be the situation, where it would be necessary?

Mr. Khalid Anwar: Sir, I will give one illustration. Suppose that he has moved a private members bill. Another, suppose there is a division about to take place and it is a critical division, may be that one vote makes the difference, I think, his presence is certainly necessary. A third possibility, may be there is some special topic under consideration of the Senate and the Chairman feels that his expertise is required in a resolution, it would certainly be necessary. At the end of the day, I would simply say that, the Chairman has to decide of a member. The Chairman decides on the basis of his opinion, "Do I consider this gentleman's presence necessary or not necessary", and if the Chairman decides and in my opinion that is final, that is conclusion. There is no appeal against it. The Court of Law has no function. They have no role to play in such matters that is final and decisive judgement but at the end of the day the Chairman must still decide. He

must apply his mind. He must consider the pros and cons. He would hear arguments. Is this Member's presence necessary or not necessary. If the Chairman does it mechanically in every case then these words are being treated as redundant because the Rule contemplates and explicates. The Chairman may summon a member in custody, for the charge of any offence, to attend a sitting that this sitting is going to be held any where, to attend a sitting of the Senate or meeting of the Committee, if he considers his presence necessary. So both conditions have to be complied with. Is he sitting and the Chairman is of the opinion that his presence is necessary and required. Once these conditions are fulfilled, complied with, certainly he can be ordered to be produced.

Further sir, we have now the advantage of certain views of the learned members who then exercised the office. Sir, I am reading from the verbatim of the proceedings of the Senate dated November 23, 1994. I am reading sir what the then Law Minister, Mr. Iqbal Haider had said and he was disputing with authority of the Senate. He was disputing and challenging the authority of the Chairman to order the production of certain members who had been detained in custody. What he said amongst other things. He said on a point of equity, now the honourable member thought that questions of equity are relevant and material in deciding this issue. One of the elementary maxims of equity is, He who seeks equity must do equity', that is an elementary proposition of the law. The honourable Senator said on a point of equity 'I am precluded from doubting your authority, the Chairman's authority, because we are a party,' he concedes its a rule framed by consensus. He concedes its binding on him not merely as a matter of law but on the plea of equity, on the morality and then he proceeds after making this important confession to dispute your authority and the government of which he was a

leading member and his associate Senator Rabbani flouted your authority. They repeatedly disregarded your authority. They violated the authority and when Senators flout the authority of the Chairman, they flout the authority of this House of which they are members, the dignity of this House in here, is the dignity of the Chairman. The Chairman is the custodian of the rights and privileges of this House and here members who flouted that authority, who said," Yes, we agree , we are bound by the authority in law and in equity but we will not produce him." And these same members now come and they say, Sir, please order production of someone who is not even a member. These peoples are sitting members. They say "Sir, stop all other work ,let summon the illustrious Mr. Zardari, without him this honourable House cannot function, his presence is necessary, his presence is essential". What is so wonderful about Mr. Zardari that the entire peoples' party pivots around him, when his spouse was Prime Minister of Pakistan,he was known as the de facto Prime Minister of Pakistan. But the throne on which he is, cost on the People's Party, is apparantly still intact. He is that son they worshipped him, without him they cannot function, for him they were prepared to flout the authority of the Chair and then to back the very chair they come back in series sir, please order his production.

Let us go on to say what else he said. I am going to read more than that, that will make you happy. Now what the honourable member, they invent on to do what he cited in a judgement. Now this is very interesting judgement. This is a judgement in the case of Mr. Zardari himself. It is a judgement of the full bench of the Sindh High Court. Now this judgement was being cited in order to deprive the Chair of its authority, to order the production of a member and a passage of this Judgement is reproduced in this speech and I will read it out. This is the judgement

in the case of Mr. Asif Ali Zardari reported in PLD 1992, Karachi, page 430 and Senator is now going to read out this passage. We are of the clear view that neither Article 66 of the Constitution nor any other Article thereof conferred the privilege upon the member of the National Assembly as is being planned by the petitioner Mr. Zardari. This is the High Court findings that Mr. Zardari was not conferred this privilege under the Constitution. We are also of the clear views that no Law, power under sub Rule 2 of Article 66 of the Constitution, nor any other convention or usage, having the force of Law conferred a privilege upon a member of the National Assembly requiring that he should be compensated, allowed or taken to attend the Session of the National Assembly, even when he is in under child prison.

Sir, when we were discussing the 8th amendment Bill, Senator Aitzaz Ahsan, the Leader of the Opposition used a trick. He talked about a Greek tragedy and he used it in this context, used in referring to the President of Pakistan Well. I would not dignify the present case by calling it a Greek tragedy. It may be more comedy of errors but the irony of the paradox is that the judgement that the learned member, the honourable Senator read out in the case of Mr. Asif Ali Zardari on which he relies, is now being used against Mr. Zardari himself, he goes on to say. Now this is the learned member's views. This is his commentary on the judgement, the relevance of the High Court ruling is to establish that under the Constitution, it is not a privilege of any member to be present in the House. This is a categorical, considered view because this issue also gave rise to a great deal of contrast, there is a lot of discussion and these were the considered views of the Law Minister, it is not a Constitutional privilege.

He did not stop there, he went on, he went on, sir you stated and I think you rightly stated that on this question, the Chairman of the Senate must decide

independently of what any Court does or does not decides. I think that is fundamentally a correct principle of Law. The Constitution demarcates various authorities within these four walls, it is the Chairman's orders which should he supreme, out side these four walls the High Courts, Session Courts will decide. But the High Court's juridiction seal it when some one enters by that door. You pointed out in the present case, it is a Chairman who is to decide it. What did the honourable Senator say, he says no sir there is a conflict in the Constitution. These are irregretful,there is a conflict. I do not see any conflict. The Courts are supreme within their own jurisdiction, Parliament is supreme within its own jurisdiction. This was a novel point of view. Let us go back in history at the time of King Charles in England , King Charles-I, this was the conflict, the King was urging that his Judges had a right in relation to members sitting in the House of Commons and as a result of that assertion the foundations were set ultimately for Parliamentary suffering, for Parliamentary supremacy.

Now after all these things, the honourable Law Minister says 'no'. It is the court which will have jurisdiction even in relation to what is transpiring here today . Now this was the most extra ordinary view for a politician today, even now extra ordinary for a lawyer today, to assert something which is patently into it. He did not touch, he goes on. Let us see what he says. The Senator says it is a very complicated constitutional issue which is yet to be determined. It is a complicated constitutional issue. Alright, let us await deliberation, let us take it to the High Court, let us take it to the Supreme Court. The doors of the High Court are open for Mr. Zardari. The doors of the Supreme Court are open. Let him act on the advice given by the Peoples Party Law Minister. We will be more happy to abide by any judgement which either the High Court or the Supreme Court gives on this

point. But he is clear, it is a very complicated constitutional decision, it is a very difficult constitutional decision. Let us accept his interpretation of law, let us accept his argument.

Now Sir, he goes on to say, he is developing his argument till further. He says, "my submission is that the custody of the person in question is with the Court and not with the Government". He said, "we the Government has nothing to do with this. Production or non-production does not concern. It is a matter between the Court and the Chairman of the Senate and there is a conflict of authority. It is a conflict relating to constitutional issue". He wanted to absolve the Government of all the responsibility in relation to the production of a member who is in jail. Let me accept his argument, why did he ask us to produce Mr. Zardari but I will not take such an unprincipled standing. I fully accept the authority of the Chairman because I accept the authority of this august House to govern its own internal affairs. I do not, for a moment, accept these arguments that the Government of Pakistan is absolved of all responsibilities that the Government of Pakistan does not owe a duty to the Senate. These are highly un-Parliamentary concepts which should never have been introduced.

Let me tell them further sir, there is another honourable Senator who is most vocal in my absence. Let me see what he says, This is Page-40 and this is Senator Rabbani saying on page 40, this is what he says, and this is a very remarkable statement. We had many remarkable statements on Senator Iqbal Haider. We go to hear something even more stupid. Something which is more extra-ordinary, I would say inconceivable to noble person, this is what he says, "therefore, I would say that a person under detention or a member under arrest would be treated as a member on leave" on a holiday, let me say, Mr. Zardari enjoys holiday in jail on his

argument. I would say that a member under detention or a member under arrest would be treated as a member on leave. He considers some one who has been arrested, should be treated as being on leave or being on a holiday, this is what he says. Let us have a further look, he develops the arguments.

Mr. Chairman: May be he does not read some portions of statement.
Take it from me that you will get ample time to reply to ۔آپ کو میں پورا موقع دوں گا
آپ relevant جی. any thing that he says to fill up any blank that have been left in it.
he is not going to read portion which benefit پڑھ دیں ۔ دیکھیں جب بحث ہوتی ہے تو
I want to decide جی سب کو موقع ملے گا جو بھی بولنا چاہے گا۔ you, that is your duty.
this issue, it is an important issue.

Mr. Khalid Anwar: This is what Senator Rabbani said. He has come out with one extraordinary argument that a member who has been arrested should be treated as on holiday, on vacation, on leave. He now comes out with the second argument. No one had ever thought of advancing such an argument before, he puts it forward. This is what he says and this was a response, sir, to your observation that members should be present, so that the House is completed. This was the observation from the Chair.

Now, let us see what is the argumont. Sir, I have understood what you are saying. I would just like to submit that according to me as what would be the fall out of the non-implementation of the Ruling of the Chair, now he is saying, we are going to defy your Ruling. Let us see what is a consequence of a non-implementation of your Ruling. We proceed, this is his will, we are going to defy it. The question then would not be, as has been contended from the honourable member that the House cannot proceed on the simple primafacie that

the House is incomplete because the member is not present. He disputes a fact that the House should be complete, members should be there, he disputes this fact. Now, sir, you have made this observation. Suppose 10 members are not present. What does he say, the House is incomplete. You made a further or more pointed observation. Suppose 20 members are arrested at 8 O'Clock and the session is at 10 O'Clock. Two hours before the session, the Government arrests 20 members, what should happen. The Senator says, sir, the House should proceed, it is fine, not to worry, arrest them all, the House will proceed, I am there, the House will proceed. You have made, yet another point. Sir, 30 members are arrested and cannot come. 30 are arrested at 8 O'Clock and the session is at 9 O'Clock. What do we do? This is the argument. Yes sir, the House is complete. 30 members are arrested 1 hour before the session starts. He says the House is complete, every thing is wonderful in the State of Denmark. Let us proceed. this is what he asks. This is a legal argument, a supposedly legal argument. My submission is that this House is complete, 30 people have been arrested 1 hour before the session, 1 hour before the sitting, the House is still complete, but without Mr. Asif Ali Zardari, House is not yet complete. No, no, God forbid, it can not complete, it can not be complete, without Mr. Zardari we can not function, without words of wisdom flowing to Mr. Zardari's lips, the House can not complete. My submission is this that the House is complete and if you like, I can give you citations from the decisions of the Chair. Now, sir, this is the calibre, I will not call itlegal argument. This is not the legal argument. This is the calibre of the argument.

Now, he gives a third argument. He is not satisfied with his first two arguments. He thinks it fit and proper to give the third argument. Let us see, what is the third argument. There is also another aspect of the case, as the honourable

Minister has stated, there is a criminal charge against Mr. Zardari and there is murder charge against Mr. Zardari. The charge against Ch. Shujaat was Section 4 and 20 of the Penal Code. This is not for this House, no, no, it is not for this House, he explicitly disputes your authority. It is not for this House, it is not for you and me, when the case is subjudice, to pass judgement on it. I think some of the remarks pertaining to the administration of justice in this country or the charge. the credibility of law, sir, this is not relevant for us, here again quoting from Parliamentary Practice then follows a quotation: "The privilege of freedom can not extend to or be extended to operate where a Member Parliament is charged within indictable offence unless of course, he is Mr. Asif Ali Zardari then a different rule applies. Here, to that extent right or wrong, this is not for you or me at this stage or this House to decide, it is not for you to decide sir, it is not for the House to decide. The House of which he is a member is not authorized to decide. It is already before a competent court and so is Mr. Zardari's case. The court has jurisdiction and that court will, in due course decide, when it says that House will not allow. I think this is very important, even the sanctuary of its walls to protect the member from the process of criminal law and further through a service of criminal rules, say certain members within the precints of Parliament may be a breach of privilege, even then the House will not allow the sanctuary of its walls to protect. Now he says very categorically, even if this is a breach of privilege, even if it is a breach of privilege, it does not matter. He is in the custody of a criminal court and this House cannot give him sanctuary, this is his considered view.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا during speech کوئی پوائنٹ

please sit down Haji Sahib آف آرڈر نہیں

Mr. Khalid Anwar: A member released on paroll, if he is charged with a criminal and in indictable offence, cannot attend sittings of this House. Now that is a categorical statement. So the basic principle sir, is I have just cited this ruling in case that undersigned has said that other parliaments go to the extent of releasing people for the purposes of extending them the facility of coming to attend the session. The point that I want to make here was, it shows that it is also stated in May's and it is also stated in Kaul that as far as criminal offences are concerned, there is no privilege that is made out.

Now sir, these were two of the speeches made by two of the honourable members who are most vocal today. Let me travel still further, sir. We have an admitted situation here sir, that the Peoples Party Government flouted your orders, that is an admitted position. Gen. Saeed Qadir was not produced for a period of more than a year or two, that is an admitted position. Now let us see is that same political party entitled to say sir, we flouted your authority, we disputed your authority, before you gave a ruling, we disputed it after you gave a ruling. Both at the prior stage as also at the posterior stage where you was that a member could not be produced and we would not produce him and we did not produce him. Now that same party gets up and says sir, stop the business of the House, first pass an order for the production of Mr. Zardari. Now sir, the concept of contempt is well known.

Mr. Chairman: In this, I just want one clarification, that assuming that this is a right given to an individual member, the power of the Chairman to summon a member is a right of a member, assuming this is a right, then the contempt

committed by the party or the then government in power, should that contempt be allowed to influence the right or privilege of a member?

Mr. Khalid Anwar: I think that is a very important issue, sir, and I will address you on that important point later on. I am going to address you on that because that was the last point I am going to plead out, sir.

Before that sir, on this point, we have the well known concept of contempt of court and we have the equally well known concept of contempt of Parliament because the historical origin of Parliament is that it is a court of Parliament and these powers of contempt, here in Parliament are essential to its functioning and we have got a great deal of chaos which have been developed on this conflict. Now one basic principle of the law of contempt is this that if someone committed contempt, he can not be heard unless he is first purged that contempt. So, if there is someone who defied the orders of the court or defied the orders of the Parliament, he can not be heard unless and until he is purged that contempt. Now how do you purge a contempt.

جناب چیئرمین۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ has Mr. Zardari defied my orders.

Mr. Khalid Anwar: Sir, I am coming to that, if the Peoples Party Government was still here, the only modality of purging contempt would be to comply with the ruling. They are not in power. They can not do that , it is impossible. What is the alternative mode for purging. They apologize, they beg pardon, they beg forgiveness, they make formal statement, the Leader of the Party can make the statement, the Leader of the Opposition can make a statement. All those members including the Law Minister and the Minister of State who defied the authority should get up humbly and beg pardon, humbly beg forgiveness, reiterate

with determination that in future they will abide by and comply with the rulings of the Chairman. I think that is a necessary pre-condition, without that we can not proceed further. I, now come to the very important issue sir, which you had raised which is this, who is the responsible person, can the sins of the Peoples Party Government be vested on the head of Mr. Zardari. Sir, fortunately on this point, I have the advantage of your very detailed ruling in the case of Ch. Shujaat Hussain and in this detailed ruling you have expatiated on this context, is it a privilege or is it a right and your views are contained in paragraph 20 of your ruling. Sir, this is the argument.

'The learned Attorney-General argued at length in support of the Government's point of view. He urged that the power given to the Chairman Senate under Rule 72 (a) amounted to a privilege and that under Article 66(2), privileges could only be conferred by law. Now come to the findings. This is your finding:

'As I explained earlier, in my opinionn the power conferred on the Chairman Senate is in strict terms, not a privilege of the member but a power vested by rules in the Chairman'.

Sir, you would draw a very fundamental and basic distinction. One is, what is the right of a member, the other is what is the power of the Chairman. Now these are absolutely independent concepts. Members , honourable members have certain rights, for example, the right to ask the question, for example, the right to move a bill, these are rights of members. Rule 72(a) did not confer a right on the member, it conferred a power and the power was conferred on the Chairman. Now this fundamental and basic dichotomy was deliberately introduced into this rule. If we go back to the language of Rule 72(a) for a moment, we will find that there is nothing stated here about rights of members or proto members or quasi members or

would be members. It says; ' the Chairman or Chairman of a Committee may summon a member in custody on the charge of any offence'. So the power is being conferred on the Chairman to summon someone to attend a sitting, so the power is to be exercised for a specific and stipulated person to attend the sitting or sitting of the Senate Committee of which he is a member, that is to say the Chairman considers his presence necessary. If it was a right of the member, none of this would be necessary at all. It would simply be; every member has the right to be present and in case he is detained in custody, either under law relating to preventive detention or on a substantive charge, he shall be ordered to be produced. That would have been the completely different phraseology of the rule. So, the makers of the rules, which include all those honourable members, also are very clear on this point. It is not a right, it is not a legal right, it is not a privilege, there can be no breach of privilege on this. The only question is the power and it is a legal power conferred on the Chairman and the circumstances in which the Chairman is to exercise this power.

Sir, what I am trying to say is this; we have got a situation here in which a rule is framed by consent, unanimously, that rule, X Rule. Those elected persons, those returned candidates who have not yet taken oath, who are not entitled to attend the sittings, who are not entitled to vote, it deliberately exclude such persons. This is the ambit of the rule. This is the scope of the rule. All these persons were excluded and unanimously excluded. It is not possible at this stage to try to expand the ambit of the rule. If they feel that the rule should be wider, they should move amendment for modification. But as long as the rule is intact, there is no legal right in hearing anyone, to demand that some one who is a non-member according to the Constitution, according to the Senate Act of 1975, according to his

own admission as contained in his written response, written requisition, written request, describes himself not as a Senator but some one who simply being elect that is neither legally permissible, sir, and nor, I would submit, either morally right that people who have defied your ruling, consistently defied your ruling and even today, have not apologized, even today, have not purged that, should be heared in support of this plea that Mr. Zardari should be brought before this House. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ اچھا جی آپ کی جانب سے، ایک منٹ، آپ کی جانب سے رضا صاحب آج you would like to reply or you would like to ---- اچھا جی، جاوید صاحب یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے، پہلے میں ایک مسئلے کو نمٹا لوں پھر آپ کی بات سنتا ہوں۔ آپ کا معاملہ اسی سے متعلق ہے---- نہیں یہ طریقہ نہیں ہوتا، آپ ویسے ان کے پاس آ جائیں، فارغ ہی بیٹھے ہیں، ان سے پوچھ لیں۔ میرا خیال ہے رضا ربانی صاحب، میں ذرا مولانا صاحب کی بات سن لوں۔ انہوں نے بڑی باریک بات کی تھی۔ because on that day also you know, one of the points that Maulana sahib raised, which I thought was interesting, he said; supposing a person has been elected, he was trying to draw a distinction between member and person elected. He says a person is elected on two seats, a National Assembly seat and a Provincial Assembly seat. So he is a person elected to two assemblies. Now which assembly will he be summoned to, unless he takes oath and finally decides.

تو میرے خیال میں یہ باریکی کی بات ہے۔

Mr. Khalid Anwar: I think it is very powerful argument.......

جناب چیئرمین: بہرحال یہ مولانا صاحب کی بات تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ بڑی باریک تھی، which as a lawyer I appreciate very much کیونکہ میرے ذہن میں نہیں آئی تھی۔ جی پہلے ان کی بات سن لوں، پھر آپ کی بات سنتا ہوں۔ جی مولانا صاحب۔

حافظ فضل محمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے، اسی لئے آپ بھی انتہائی انہماک، دلچسپی سے، انتہائی شوق و ذوق سے اس معاملے کو سن رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میری یہ عادت ہے کہ جب قانونی معاملات ہوتے ہیں تو میں خالصتاً جج ہوتا ہوں، یعنی وکیل نہیں ہوتا ہوں لیکن جب سیاسی معاملات ہوتے ہیں تو اس میں، میں پھر وکیل ہوتا ہوں اور اپنے موقف کی وکالت کرتا ہوں۔ جب اس قسم کے معاملات آتے ہیں تو پھر میں خالصتاً غیرجانبدار ہوتا ہوں ۔ قانونی لحاظ سے جو نکتہ میں نے اس دن اٹھایا تھا، اب بھی میرے خیال میں وہ نکتہ اپنی جگہ صحیح ہے۔ سیاسی و اخلاقی لحاظ سے تو ہم ان کے آنے کے ہرصورت میں قائل ہیں۔ البتہ ایک بات ضرور ہے کہ جب کسی کا انتخاب clearہوتا ہے، الیکشن کمیشن کی طرف سے ان کی کامیابی اورمنتخب ہونے پر جب notification جاری ہوتا ہے، تو اس کے بعد ان کو ایک استحقاق حاصل ہوتا ہے یعنی اگرچہ فعلاً، حالاً، بالفعل وہ ممبر تو نہیں ہے لیکن ممبر بننے کے لئے، یہاں آنے کے لئے ان کو ایک استحقاق قانونی طور پر مل جاتاہے۔ اب اس استحقاق کو روکنے کے لئے ایسے قانون یا کوئی دفعہ میرے خیال میں ہمارے پاس نہیں ہے اور ان کا استحقاق ہے کہ وہ آ جائے۔ اگرچہ ممبر نہیں ہے لیکن اس حوالے سے کہ ان کو یہ استحقاق حاصل ہے کہ یہاں آ جائے بالفعل باقاعدہ ممبر بن جائے۔ اب استحقاق کو روکنا یہ میرے خیال میں کوئی ایسا رول اور قانون میں نہیں ہے۔ دوسری بات جناب عالیٰ! ضروری ہے یا نہیں۔

Mr. Chairman: I am appreciating.

اچھی بات کر رہے ہیں۔

حافظ فضل محمد۔ ان کی شرکت ضروری ہے کہ نہیں یہ خالصتاً آپ کی صوابدید ہے، نہ ہمارا اس میں کوئی دخل ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس پر بھی کوئی criteria تو ہو گا کہ میں وہ رضا ربانی صاحب سے پوچھ لوں گا۔

حافظ فضل محمد۔ نہیں اس پر پھر تفصیلی بات دوسرے حضرات بھی فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

حافظ فضل محمد ۔ لیکن چونکہ ہماری ان دفعات یا وہ جو 72-A ہے اس پر انتہائی ابہام ہے، انتہائی اجمال ہے۔ ایسے معاملات میں ہمیشہ جج مجتہد ہی ہوا کرتا ہے یعنی جو یہاں اس معاملے کے جج آپ بھی ہیں۔لہذا، پھر یہ معاملات اس کی اصطلاح میں جو قانون کی اصطلاح میں judges، کی اصطلاح میں ان کو تشریحی دفعہ کہتے ہیں یا تشریح قانون یا تشریح آئین ہے۔ اب فی الحال جو ہمارے پاس یہ دفعہ موجود ہے یہ انتہائی ، یقیناً مبہم ہے۔ ان کی مختلف صورتیں اس میں پیش آ سکتی ہیں۔ جیسا کہ ابھی آگیا۔ اب ان معاملات میں مختلف صورتوں میں اس کو تصدیق دینا، اس کی تشریح کرنا، اس پہ لاگو کرنا یہ آپ کے اجتہاد اور حالات کو، معاملات کو سامنے رکھ کر پھر یہ آپ کی صوابدید بنتی ہے اور تشریح کا حق اب اس معاملے میں فی الحال صرف آپ کو حاصل ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

حافظ فضل محمد۔ باقی میرے خیال میں ضروری صرف ایک ہی بات ہے کہ اس کا جو حلف اٹھانے کا استحقاق ہے یہ واقعی ضروری ہے کہ نہیں ۔ اگروہ حلف نہ اُٹھائے ان کی جو ممبر شپ وہ ختم بھی ہو سکتی ہے کہ نہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس پر ایک مخصوص مدعا ہے، اس کے بعد ممبر شپ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی جن لوگوں نے ان کو ووٹ دیا تھا، ممبر بنایا تھا اور حلف اٹھانے سے اگر روکا جائے تو ان کی جو ممبر شپ ہے وہ ختم ہوسکتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیوں بھئی ایسی کوئی صورت ہے۔ وہ مجھے بتائیں Let me have raise that also جی۔

حافظ فضل محمد۔ تیسری بات جہاں تک محترم خالد انور صاحب نے پیپلز پارٹی کے اس دور کے تضادات کا معاملہ اٹھایا۔ وہ تو میرے خیال میں دو بنیادوں پہ وزنی نہیں ہے۔ ایک اس لئے کہ اس وقت کے تمام کے تمام دلائل آپ نے اپنا فیصلہ دینے کی وجہ سے مسترد کر دیئے۔ اب ان دلائل کی کوئی حیثیت رہی ہی نہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میرے خیال میں یہ تو بعد کے دلائل ہیں ۔

حافظ فضل محمد۔ نہیں اسی وقت کے۔ اس وقت کے جو وہ دے رہے تھے۔

جناب چیئرمین۔ یہ جو آج باتیں ہوئی ہیں یہ میری رولنگ کے بعد کے دلائل ہیں۔

جی ہاں۔

حافظ فضل محمد۔ اچھا رولنگ کے بعد ہیں تو پھر کسی حد تک ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ میری رولنگ کس تاریخ کی ہے۔ مجھے ذرا رولنگ کی تاریخ بتا دیں۔ جی۔

حافظ فضل محمد ۔ اور ویسے بھی یہ جو تضادات ہو تے ہیں یہ تو وکالت کے دوران آتے رہتے ہیں۔ جیسے کہ ہم نے دیکھ لیا کہ اس زمانے میں جب نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ برخاست کر دی گئی تو یہی محترم خالد انور صاحب تھے کہ دلائل دے رہے تھے کہ ان کو بحال کر دیا جائے ۔ جب ابھی پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ برخاست کر دی گئی ہے تو یہی محترم خالد انور صاحب تھے کہ دلائل دے رہے تھے کہ ان کو بحال نہ کیا جائے۔ یعنی اس قسم کے معاملات کو، دلائل کو، وکالت کو-----------

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب ۔

حافظ فضل محمد ۔ ایک آخری بات ، یہاں جس پر زیادہ زور دیا جاتا ہے کہ زرداری صاحب نے خود اس قانون کی خلاف ورزی کی ہے ۔ لہذا یہ اس کا حق نہیں بن سکتا ہے کہ اب ان کو یہ رعایت مل جائے۔ جہاں تک جناب ہم سمجھتے ہیں، میرے خیال میں ہمارے آئین اور قانون کے لحاظ سے بھی انتظامی معاملات اور انتظامی امور کے تمام معاملات وزیر اعظم کے اختیارات ہیں۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین ۔ جی مولانا صاحب ۔

حافظ فضل محمد ۔ آخری اور چوتھی بات جناب عالی ! کہ انتظامی امور اور معاملات ، ملک کے وزیر اعظم اس کے ذمہ دار ہیں ۔ اچھے ہوں ، کریڈٹ بھی ان کو جاتا ہے ۔ برے ہوں تو وہی ذمہ دار ہوتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ کسی محکمے کا جو وزیر ہوتا ہے وہی اس کا ذمہ دار ہوتا ہے ۔ یا خوشامی اسی متعلقہ وزیر کو جاتی ہے ۔ اس وقت آپ کی رولنگ کی جو خلاف ورزی ہوئی اس وقت میرے علم کے مطابق زرداری نہ کوئی وزیر تھا نہ وزیر اعظم تھا ۔ اس وقت باقاعدہ وہ

حکومت کا حصہ بھی نہیں تھا۔ اس حوالے سے کہ پیپلز پارٹی کے --

جناب چیئرمین ۔ اس میں صرف ایک چیز relevant ہو گی۔ رضا ربانی صاحب ذرا چیک کر لیں کہ ان کے وزیر بننے کے بعد بھی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ وہ ذرا I would be interested to know.

حافظ فضل محمد ۔ اگر ہوئی بھی ہے تو میرے خیال میں وہ متعلقہ وزیر نہیں ہے۔ بہرحال اس قانونی حوالے سے' سیاسی حوالے سے یقینا کسی پارٹی کے جتنے غلط کرتوت ہیں وہ سب کے سب اس میں شریک ہوتے ہیں لیکن قانون کے حوالے سے' میرے خیال میں قانون اس بارے میں بالکل صاف ہے ' چاہے شریعت کے حوالے سے ہو ' چاہے عام قانون ہو کہ ایک باپ کے جرم کی سزا بیٹے کو نہیں دی جا سکتی ہے اور بیٹے کے جرم کی سزا باپ کو بھی نہیں دی جا سکتی۔ (عربی) یعنی کوئی بھی شخص' کوئی نفس دوسرے کا جو بوجھ ہے ' بار ہے ' جرم ہے وہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ اس پہ خوامخواہ لادا جا سکتا ہے ۔ یعنی آخرت میں ہو یا دنیا میں ' اس حوالے سے ' قانون کے حوالے سے میرے خیال میں زرداری صاحب اس ---

جناب چیئرمین ۔ ہمارے آئین کے مطابق ویسے ہو سکتا ہے ۔ آئین کے مطابق جو 58 (2) (b) تھی ' اس میں یہ تھا کہ اگر حکومت ٹھیک کام نہیں کر رہی تو اسمبلی کو توڑ دو ۔

حافظ فضل محمد ۔ اس کو تو برخاست کر دیا ۔ وہ تو ہو گیا ہے ۔ بس یہی میری چند گزارشات ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ بہرحال وہ بات ہو گئی ۔ شکریہ جی ۔ رضا ربانی صاحب ۔ جو بھی آپ میں سے بولنا چاہے ۔ آپ کی جانب سے چونکہ یہ مسئلہ زیادہ آپ کا ہے ۔ اگر آپ بولنا چاہتے ہیں تو رضا ربانی صاحب ۔ I would like to do it as early as possible. بہرحال یہ آپ پہ ہے ۔ نہیں اس مسئلے پر بولیں ۔ویسے ان قانونی چیزوں پہ ---

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ اس مسئلے کے اوپر بھی بولتے رہیں گے ۔لیکن ہم چاہتے ہیں کہ آپ مہربانی کر کے جلدی سے --

جناب چیئرمین ۔ اس مسئلے پہ اگر آپ relevant باتیں مجھے بتائیں I will be

not only I welcome, I will be grateful to you because this is a یعنی grateful to you. very important question. I want to---

ڈاکٹر صفدر علی عباسی - جناب والا! ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس مسئلے کو جلدی سے نمٹائیں۔

جناب چیئرمین- میں بہت جلدی کروں گا یہ آپ پر ہے کہ آپ کتنی جلدی نمٹانا چاہتے ہیں - جی رضا ربانی صاحب - I think, he is ready on this issue of the 'member and member elect.'

Mian Raza Rabbani: Thank you Mr. Chairman. Before, I come basically, on the question of member and member elect or whether he is a member or not, there are one or two observations that I would most humbly like to make and that is for a long time the nomination of the Adviser for Law was made; there was a great deal of speculation both in the House and outside the House, as to why he was not attending the session of the Senate and the National Assembly and why he was shying away. But I think today, when he was reading the verbatim of Senator Iqbal Haider and myself, we all realised that he was busy taking lessons in rhetorics and perhaps, his next stop would be the theatre because he lacks conviction and any place which could be more lucrative, in terms of financial benefit, would be his next stop. As was very evident from the fact that in the Supreme Court of Pakistan, of course, it is an established fact that counsels take cases but then there are certain principled cases. There are principled stands that counsels, who want to have a lien on politics, have to take and for that there are times when you have to see that the belt is tightened. But of course, I was most amused today to hear the honourable Adviser's talk about morality. To give this House a discourse on the question of morality. I was just wondering whether he

thought that the people of Pakistan have forgotten the position that he had taken in Mian Nawaz Sharif's case, have forgotten the position that he has then taken in justifying the use of Article 58 (2) (b) and then again trying to champion the cause of being the person who has done away with Article 58 (2) (b). So, the question of morality is something which is alien I think, in his dictionary.

I would state over here sir, that I am not a legal *lota* and I use this term for myself. So, therefore, sparing you the agony of expunging.

Mr. Chairman: If you have said you are a legal *lota*, I would have expunged it.

آپ نے کہا ہے کہ میں نہیں ہوں۔

Mian Raza Rabbani: I am not a legal *lota* sir.

Mr. Chairman: So, not expunged.

Mian Raza Rabbani: I had taken a position and at the very outset, in your chamber and out of chamber on the floor of the House. I submitted that as far as that aspect is concerned, I had taken a position on it and I would not like to argue on that point during this session. My position on that remains totally unchanged, regardless of the fact that I would not be as base as the Adviser to go into the fact as to the competence of its legality or the competence of the person who gave its legality, because we also all know how competent and how worthy the honourable Adviser is and how in the political history of this country, judgements have been coming and how people have been thrown up as a consequence of those judgements. This is a matter of history, this is something which people should not take to their head that it was purely on the basis of their competence, purely on the basis of their legal acumen that they were able to sway

the court from one side to the other. I would now go on, sir.

Mr. Khalid Anwar : Mr. Chairman this is highly improper.

Mr. Chairman: Mian Raza Rabbani Sahib, I will be grateful if you desist because,

انہوں نے اپنی تقریر میں ایک بھی personal attack نہیں کیا تھا۔

Mian Raza Rabbani : Sir, his entire speech was filled with personal attacks. I am not challenging his competence. He went to the extent of demeaning my legal competence, I don't mind.

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں، انہوں نے یہ نہیں کہا۔

Mian Raza Rabbani: I take it as a compliment coming from such a man, it is a compliment.

جناب چیئرمین ، بہر حال I will be grateful if you restrict yourself to the actual point.

Mr. Mushahid Hussain Syed: Sir, at two times Mr. Khalid Anwar has beaten them in a court of law in 1993 and in 1997.

Mr. Chairman: No. No., that is not relevant.

Mr. Mushahid Hussain Syed: Accept your defeat.

Mian Raza Rabbani: I have explained the circumstances and the historical facts.

جناب چیئرمین ، ٹھیک ہے۔ اس مسئلے پر آئیں I will be grateful if you come to this problem

Mian Raza Rabbani: We need not go into the point which Mr.

Mushahid raised, I would least expect a person like you to come to the rescue of a person like him but nonetheless.

Coming now sir, basically , to the question of member and member elect. I would most humbly submit sir, that once a person has been elected, he becomes a member from that time onward and that the oath of office that he takes is taken for him to be able to perform certain functions. And the term sir, elect is a term which signifies the manner in which he has become a member. Here sir, I would like to draw your attention to "Words and Phrases" permanent edition volume 27, and it is at page 42 and it deals with members elect. The word 'elect', will apply to an office, is frequently used in the sense of one chosen or properly chosen or chosen as provided by law. Now sir, I would then draw your attention to the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly and I would draw your attention to Rule 2 which is the rule on definition and here I would draw your attention to the term member and the Rules of Procedure of the National Assembly says - Member means a member of the National Assembly. Now sir, keeping that in mind, I would like to take you to Rule 6 of the National Assembly which says oath of Member and says - a person elected as member , and what does member mean , member is a member of the National Assembly , shall before taking his seat in the Assembly make before the Assembly oath in the form set out in the Third Schedule of the Constitution. I would then sir, most humbly take you to the Senate Election Act of 1975 and I would draw your attention again to Section 2 of the Act, and I would draw your attention firstly to the definition because Section 2 deals with definition. I would draw your attention to the definition of a "Candidate" and it says; candidate means a person proposed as a candidate for election as a member. Then sir, I would draw your attention to the definition of a"Contesting Candidate",

means a candidate who has been validly nominated for election as a member and has not withdrawn his candidature. Then sir, I would draw your attention to "Member" again, the definition of member which says; member means the member of the Senate and then I would draw your attention to which the honourable member, learned Advisor for Law referred to and it says; Returned Candidate; means a candidate who has been declared elected as a member under this Act. So, my emphasis would be, the honourable Advisor read it but I would lay emphasis on the word ' been declared elected as a member'. It says; he has been elected as a member , there is no question of a taking oath or not oath but the moment he is elected, he has been elected as a member in terms of the term, Member; used in Rule 72(a). Then sir, I would draw your attention again to the Rules of Procedure and Conduct of business in the Senate 1988, and here I would like to draw your attention sir, to again definition of Rule 2, again the meaning of a "Member" which says; means a Member of the Senate and similarly like in the National Assembly, I would draw your attention to Rule 6, the number is also the same, Rule 6, which says; a person elected as member shall, before taking seat in the Senate, make before the Senate an oath in the form set out in the Third Schedule of the Constitution and I would sir here stress in Rule 6 on the word ' a person elected as a member' , I would then sir, like to draw your attention to "Kaul" and I would draw your attention to page 56 of "Kaul" and he is now talking about the process that the election results have been declared and after the election results have been declared, the Election Commission notifies, this gives this certificate in India, a certificate is given and then that certificate is sent to the Secretary of the Lok Sabha or of the Rajia Sabha and the member also takes a copy and it is dealing with this and this is what he has to say. It says; this is at page 56 sir, last paragraph , last

three lines, this is sent later to the Secretary General Lok Sabha, the newly elected member, the newly elected member is required to show his election certificate to the office of the House, before making and subscribing oath or affirmation. So, again, here the emphasis is that he is a newly elected member. Now sir, I would draw your attention again to "Kaul" page 340 : it deals with the sub heading i.e: absence of members who have not taken an oath or made affirmation, so they have been addressed as members and it says: a member, 'a member who has not made and subscribed the oath or affirmation, is entitled to ask for leave of absence from the sitting of the House in order to avoid penalty envisaged in the Constitution. So, sir, here again at page 340 of "Kaul", it says that a member who has not taken oath he is entitled to ask for leave. So, I fall back on my earlier argument to the fact that if he is not a member then how can he take the leave of the House from attentding the session and that he is only required to take the leave of the House, he is only required to take the oath to enable him to perform the other functions i.e: of sitting in the House i.e., of his right to speak in the House i.e., of his right to vote in the House but in actual fact he becomes a member of the House, the moment he is elected and this is evident from page 340 of "Kaul" sir, and then sir, which I personally feel will clinch the matter, I would refer you to page 324 of "Kaul" and this, sir, the sub-heading is: "Rights of Members" and here again the word "Members" is used, "rights of Members prior to making oath or affirmation" and it goes on, sir, a person becomes a member of the House from the date on which he is declared elected by the Returning Officer. Sir, I would repeat that again; "A person becomes a member of the House from the date on which he is declared elected by the Returning Officer", he is not entitled to sit and vote in the House until he has made an ascribe, the prescribed oath for affirmation and taken his seat

in the House. He is, however, entitled to receive his salary as a member from the date of publication of the notification of the Election Commission constituting the House. Again, sir, relevant part; he is also entitled to other rights of a member. So, the two rights that have been excluded are the right to sit and the right to vote and it says: he is also entitled to other rights of a member. He can be nominated, to which great emphasis was being laid, he can be nominated to the office of the Speaker or Deputy Speaker. Now, if he is not a member of the House, how can he become a candidate for the Speaker or Deputy Speaker of the House. It says, sir:"He can be nominated to the office of the Speaker or Deputy Speaker of the House or nominated and elected as a member of the Select Committee or other Committee of the House", falling back again on the same principle, but he cannot function as a member of such Committee until he has made and as prescribed, the oath of affirmation and taken seat in the House. He can also attend the President's address without taking oath. He can also attend the President's address to both Houses of Parliament. A member who has not taken his seat can give notice of a question or a resolution and these can be admitted but neither he nor any other member, on his behalf, is entitled to ask the question or move the resolution. So sir, from this summary of "Kaul" at page-324, it is abundantly clear that the moment a person is elected, he becomes a member of the House and then the oath of office is only for him to perform certain functions and those two namely of taking his seat in the House and his right to vote. Similarly sir, you would, if I have recalled correctly, even in the Constitution of the United States, I think it is mentioned that the President shall take his oath of office only for the execution of his office. So the moment he is elected, he is the president but only for the execution of the office he shall take the oath. This is basically my submission as far as the question of a

member and non-member is concerned. As far as the question of contempt is concerned....

جناب چیئرمین: یہ کل سن لیں گے۔

میاں رضا ربانی: وہ کل سن لیجئے گا۔

Mr. Chairman: The House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 11th April, 1997at ten of the clock in morning]